Courtesy www.pdfbooksfree.pk

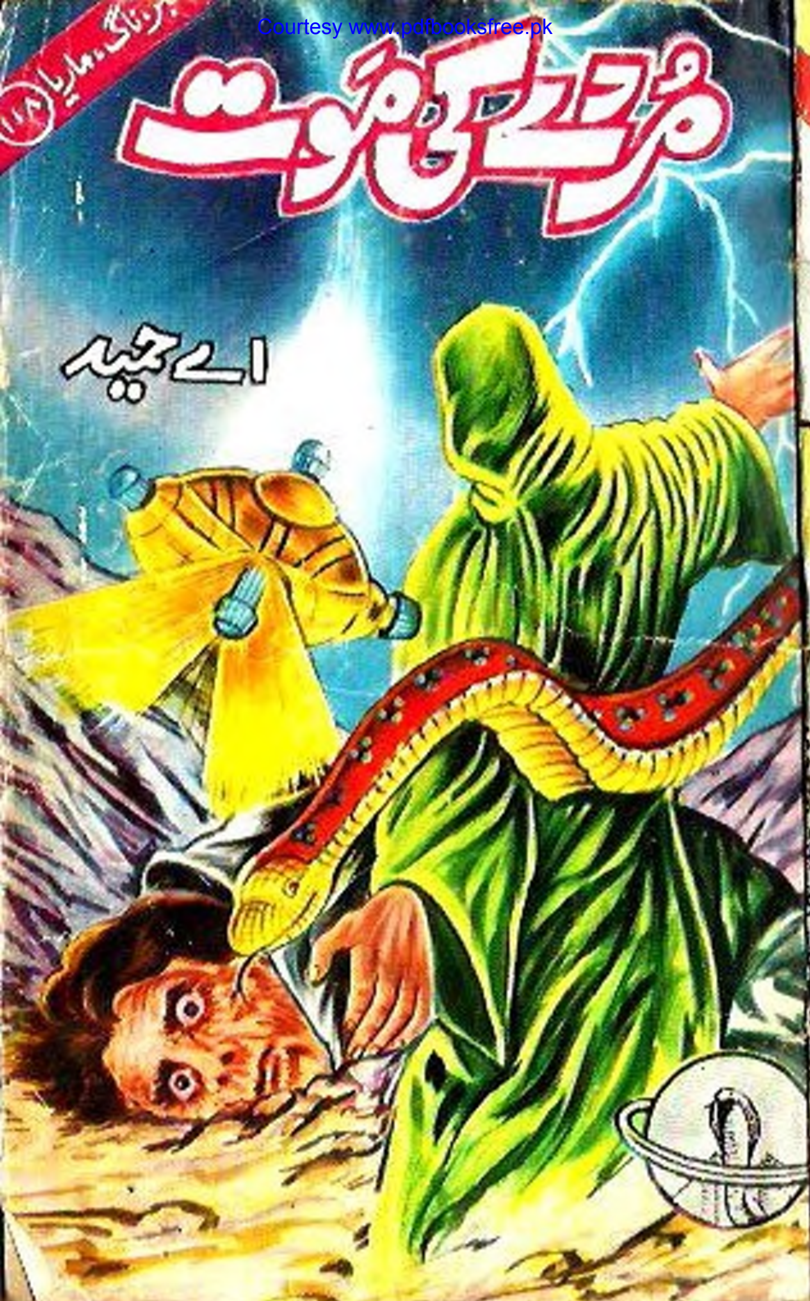

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹی خلا میں

مُردے کی موت

اے حمید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

مقدس نورانی ہاتھ

ناگ کچھوے کے پیٹ میں

خفیہ منتر

مکار کاہن

مردے کی موت

مقدس نورانی ہاتھ

[illegible] وں کا

ماریا خوف سے چھت کو تکنے لگی

کہیں وہ سچ مچ مر تو نہیں جائے گی؟ اس کے دل میں یہی خیال بار بار آنے لگا۔ کلہاڑے والا دیو نما آدمی اس کی طرف بڑھتا ہوا قریب آکر کھڑا ہوگیا۔ ماریا نے خداوند کو یاد کیا اور دل میں کہا کہ اے خداوند کریم زندگی اور موت تیرے ہی اختیار میں ہے۔ کوئی شے تیرے حکم کے بغیر اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتی۔ تُو مجھے اپنی پناہ میں رکھنا۔

دیو نما آدمی نے کلہاڑا اٹھایا ہی تھا کہ وہ چیخ مار کر پیچھے کو گرا۔ باقی جناتی آدمی اس کی طرف لپکے تو وہ بھی باری باری چیخ مار کر گر پڑے۔ ماریا سمجھ گئی کہ خداوند کریم نے اس کی مدد فرمائی ہے۔ مگر وہ رسیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔ اسے پتہ نہیں چل سکتا تھا کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ سارے کے سارے ——— ظالم آدمی فرش پر بے حس و حرکت پتھر بن کر پڑے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اتنے میں ایک روشن اور چمکیلا ہاتھ ماریا کی طرف بڑھا
اس نورانی ہاتھ میں سے روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ یہ ہاتھ
ماریا کے چہرے کے اوپر آکر رک گیا۔ ماریا کا چہرہ اس
ہاتھ کی روشنی میں چمک اٹھا۔ اسے بڑی پیاری اور رحم بھری
آواز آئی۔

"ماریا! تو نے ہرنی کے بچے کی جان بچا کر ایک
نیک کام کیا ہے۔ تمہیں اس نیک کام کا انعام مل رہا
ہے۔ اٹھو اور واپس اپنے بھائی کے پاس جاؤ۔"
اس آواز کے ساتھ ہی نورانی ہاتھ غائب ہو گیا۔
ماریا نے محسوس کیا کہ اس کے جسم سے لپٹی ہوئی رسیاں کھل
چکی ہیں۔ وہ چبوترے پر سے اٹھ کر غار سے نکلی اور طاق کے
سوراخ میں سے گزر کر پنڈت کی حویلی کی ڈیوڑھی میں آگئی۔ ڈیوڑھی
میں آتے ہی اس کا جسم ایک بار پھر غائب ہو گیا۔ ماریا کی
ساری طاقت اسے واپس مل گئی تھی۔
ماریا نے خداوند کریم کا شکریہ ادا کیا اور ڈیوڑھی سے
نکل کر عنبر کی طرف روانہ ہو گئی۔ اس وقت شہر پر زرد دھوپ
پھیلی تھی اور سورج مغرب میں غروب ہو رہا تھا۔ وہ ٹھاکر سہاک
کی حویلی میں آئی تو دیکھا کہ عنبر اپنے کمرے میں بے چینی سے
ٹہل رہا تھا۔ ماریا کی خوشبو پاتے ہی وہ چونک کر کھڑکی سے

باہر تکنے لگا۔
ماریا اس کے قریب آکر بولی
"عنبر! میں واپس آگئی ہوں۔"
عنبر نے اطمینان کا سانس لیا اور بولا۔
"یہ تمہیں کیا سوجھی تھی کہ ہرنی کے بچے کی جان بچانے
نکل کھڑی ہوئیں۔ اتنی دیر کہاں لگا دی؟ میں تو
پریشان ہو گیا تھا۔"
ماریا نے عنبر کو سارا واقعہ سنا کر کہا۔
"عنبر! انسان کو اس کے اچھے اور برے کام کا بدلہ
اس دنیا میں ضرور ملتا ہے۔ میرا ایک نیک کام
خداوند کریم کو پسند آگیا اور اس نے مجھے
جادوگر دیووں کی قید سے رہائی دلا دی۔"
عنبر بولا۔
"اللہ کا شکر ہے۔ مگر اب خدا کے لیے کہیں ادھر
ادھر مت جانا۔ ہمیں سب سے پہلے ناگ کی
طاقت کو بحال کرنا ہے۔"
ماریا نے کہا۔
"میں ناگ سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔"
وہ دونوں حویلی سے چل کر جنگل میں اس درخت کے پاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہنچے۔ جہاں ناگ کو چھپے رہنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ناگ نے بھی ماریا اور عنبر کی خوشبو محسوس کر لی تھی۔ وہ جھاڑیوں میں سے نکل کر سامنے آگیا اور ماریا سے مل کر بہت خوش ہوا۔ ماریا نے بھی اُسے تسلی دی کہ وہ خداوند کریم کے فضل و کرم سے بہت جلد اسے اس مصیبت سے نجات دلا سکیں گے اور وہ پھر انسان بننے کی طاقت حاصل کر لے گا۔

کچھ دیر تک وہ کیٹی اور تھیو سانگ کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ ناگ نے کہا۔

"کیٹی اور تھیو سانگ کو ہم سے بچھڑے ایک مدت ہو گئی ہے۔ کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہوں گے؟"

عنبر بولا۔

"جوتشی نے تو مجھے یہی بتایا تھا کہ کیٹی کسی خلائی سیارے میں قید ہے۔ اور تھیو سانگ بھی کسی جزیرے میں بیٹھا ہندوستان یعنی اس ملک میں آنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پھر ہمیں یہاں سے کہیں نہیں جانا چاہیئے۔"

عنبر بولا۔

"ہاں۔ جوتشی نے کہا تھا کہ تھیو سانگ کارومنڈل کے ساحل پر اُترے گا۔ یہ ساحل گجرات کاٹھیاواڑ کی سورت کی بندرگاہ کا ساحل ہے۔"

ماریا نے کہا

"یہاں سے ہم سُورت کی بندرگاہ کا ہی رخ کریں گے۔"

ناگ کو وہیں جنگل میں درخت کے پاس چھوڑ کر ماریا اور عنبر واپس مکاڈ سہاک کی حویلی میں آگئے۔ عنبر اور ماریا حویلی کی کوٹھڑی میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ اور کیٹی کے بارے میں سوچنے لگے کہ وہ کس خلائی سیارے میں قید ہو گی۔ اور اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔

اس رات بھی مکاڈ سہاک نے حویلی کی چھت پر بیٹھ کر عنبر کا بتایا ہوا منتر پڑھنا شروع کیا۔ اس منتر میں کوئی اثر نہیں تھا۔ یہ تو عنبر نے یونہی اسے بتا دیا تھا کہ وہ ادھر لگا رہے اور اسے ماریا کو تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اور ناگ کو اس کی اصلی حالت میں واپس لانے کا منتر معلوم کر سکے

رات آدھی گزر چکی تھی۔ شہر پر اندھیرے اور خاموشی کا راج تھا۔ سہاک چھت پر بیٹھا منتر پڑھ رہا تھا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اچانک اُسے خیال آیا کہ اُسے اتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ وہ
عنبر کا بتائے ہوئے منتر کا جاپ کر رہا ہے مگر وہ اپنے آپ
میں کسی قسم کی تبدیلی محسوس نہیں کر رہا۔ اُسے اس
عرصہ میں منتر کے اثر ہونے کا کچھ نہ کچھ تو احساس ہونا
چاہیئے تھا کہیں عنبر میرے ساتھ کوئی دھوکہ تو نہیں
کر رہا۔ پھر خیال آیا کہ اُسے میرے ساتھ دھوکہ کرنے
کی کیا ضرورت ہے۔ وہ خود ایک بڑا جادوگر ہے
اور اس نے اپنے جادو کے ذریعے اپنی موت پر بھی
قابو پا لیا ہوا ہے۔ یہ میرا وہم ہے۔ کہ میں ابھی تک
منتر سے کیوں نہیں کچھ حاصل کر سکا۔ شاید عنبر کی بتائی
ہوئی مدت کے بعد مجھے وہ طاقت حاصل ہو جائے۔
جسے عنبر حاصل کر چکا ہے۔ پھر نہ جانے کیوں منتر
پڑھتے ہوئے آج اس کا دل اس بات پر یقین نہیں
کر رہا تھا کہ وہ عنبر والی طاقت حاصل کر سکتا ہے۔
بار بار یہی بات دماغ میں گھومتی تھی۔ کہ نہیں یہ شخص میرے
ساتھ دھوکہ کر رہا ہے۔ کیوں کر رہا ہے۔ یہ بات اس
کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔ شاید وہ سانپ جو اس نے
مجھ سے لے کر کہیں باہر دفنا دیا ہے اس کے ذریعے
وہ بھی میری طرح کوئی خزانہ حاصل کرنے کی کوشش

کر رہا ہو۔ ہو سکتا ہے اس شہر میں جو پرانا خزانہ
تھا۔ وہ تو میں سانپ کے ذریعے حاصل کر چکا ہوں
اور مزید اس شہر میں کوئی پرانا خزانہ دفن نہ ہو۔ اس
نے سانپ کو کہیں اور خزانے کی تلاش میں بھیج دیا
ہو اور وہ ابھی تک واپس نہ آیا ہو۔ اور عنبر اس کی
واپسی کے انتظار میں ہو۔ اچانک اس کے دل میں آیا
کیوں نہ ہو اس سلسلہ میں اپنے گرو سے مدد حاصل کرے
اور پوچھے کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں اس کی حقیقت کیا
ہے۔ میرا گرو ہی اس سلسلہ میں اب میری راہنمائی کر
سکتا ہے۔

اس نے عنبر کا منتر پڑھنا چھوڑ کر اپنا جاپ گرو
کو بلانے کے لیے شروع کر دیا۔ کچھ وقت تک وہ گرو کو
بلانے کا جاپ کرتا رہا۔ آخر اس کے سامنے اس کے
گرو سپیرے جادوگر کی شکل ظاہر ہو گی۔

مکار سہاگ نے تمام واقعہ بتا کر گرو جی سے پوچھا
”گرو جی۔ کیا جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ اس
میں کامیاب ہو جاؤں گا“

شیطانی جادوگر نے کہا۔

”سہاگ! تجھے احمق بنایا جا رہا ہے۔ تمہیں عنبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے جو منتر بتایا ہے وہ جھوٹا منتر ہے۔ تم سے دھوکہ کیا جا رہا ہے۔"

مکار سہاک تو حیرت میں ڈوب گیا۔

"مگر مہاراج اس نے تو کہا تھا کہ میں اس منتر کو وظیفہ کرنے کے بعد غیر فانی بن جاؤں گا۔"

شیطانی جادوگر نے کہا۔

"یہ بالکل غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ خود اتنا طاقتور ہے کہ دنیا کی کوئی تلوار اس پر اثر نہیں کر سکتی۔"

مکار سہاک نے کہا۔

"مہاراج! مجھ سے بہت بڑا دھوکہ کیا گیا ہے مگر اس نے ایسا کیوں کیا؟"

شیطانی جادوگر بولا۔

"وہ تم سے ناگ دیوتا کی طاقت بحال کرنے والا خفیہ منتر معلوم کرنا چاہتا ہے۔"

سہاک بولا۔

"میں یہ منتر اسے کبھی نہیں بتاؤں گا۔"

شیطانی جادوگر نے کہا۔

"اس کے لیے تمہیں عنبر کو بے بس کرنا ہوگا۔ جو بڑا مشکل کام ہے۔"

پھر شیطانی جادوگر نے مکار سہاک کے کان میں سرگوشی کر کے ایک ترکیب بتائی اور اس کی شکل غائب ہو گئی۔ مکار سہاک کی تو آنکھیں کھل گئیں۔ وہ چھت پر سے اُتر کر اپنے کمرے میں آ کر پلنگ پر لیٹ گیا اور عنبر کو قبضے میں کرنے کا منصوبہ بنانے لگا۔ شیطانی جادوگر اسے جو ترکیب بتا گیا تھا اس پر وہ صبح ہی کو عمل شروع کر سکتا تھا۔

دن چڑھا تو مکار سہاک خود ہی عنبر کے کمرے کی طرف گیا اور مسکرا کر بولا۔

"مہاراج! آج منگل وار ہے۔ ہم لوگ منگل کے روز ہر ماہ بیل دیوتا کی پوجا کرنے پہاڑی والے مندر جاتے ہیں۔ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ وہاں کا منظر بڑا خوش نما اور حسین ہے۔"

عنبر نے سوچا کہ چلو ذرا سیر ہی ہو جائے گی اور پھر اس مندر کے بارے میں کچھ معلومات ہی ملیں گی۔ ماریا اس وقت ناگ سے ملنے جنگل کی طرف گئی ہوئی تھی۔ مکار سہاک نے عنبر کو پالکی میں اپنے ساتھ بٹھایا اور غلام پالکی کو اُٹھا کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہاڑی والے مندر کی طرف روانہ ہو گئے۔

پہاڑی کے دامن میں وہ پالکی سے اُتر آئے۔ عنبر نے دیکھا کہ سامنے ایک دروازہ ہے جس کے دو ستون تھے۔ دروازہ تنگ تھا۔ مکاڈ سہاک نے عنبر سے کہا۔

"اندر آئیے مہاراج بیل دیوتا کا بت اندر ہے۔"

عنبر بے نیازی سے سہاک کے ہمراہ اندر چلا گیا۔

یہ مندر ایک تنگ و تاریک کمرے میں بنا تھا۔ مکاڈ سہاک نے ایک چراغ روشن کر کے پتھر کے طاق میں رکھ دیا۔ اس چراغ کی روشنی میں عنبر کو دیوار میں ایک اور دروازہ دکھائی دیا۔ مکاڈ سہاک بولا۔

"بیل کی مورتی اس کے اندر والے کمرے میں ہے آئیے مہاراج! آپ نے ایسی خوب صورت مورتی پہلے کبھی نہیں دیکھی ہو گی۔ یہ سونے کی بنی ہوئی ہے۔"

عنبر اس دروازے سے بھی گزر گیا۔ آگے ایک اندھیری کوٹھڑی تھی۔ ساتھ والے کمرے میں جلتے چراغ کی روشنی اس کوٹھڑی میں آ رہی تھی۔ عنبر کو درمیان میں ایک پورے سائز کا بیل کا بت دکھائی دیا جو سچ مچ سونے کا بنا ہوا تھا۔ مکاڈ سہاک نے منہ ہی منہ میں اپنے شیطانی گورو

کے بتائے ہوئے کالے علم کے چار منتر پڑھ کر بیل کے بت کے سر پر پھونک دیئے۔ عنبر کو اس کی کوئی خبر نہ ہوئی۔ مکاڈ سہاک نے کہا۔

"مہاراج ہمارے شاستروں میں لکھا ہے کہ اس بیل پر کوئی سوار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ دیوتاؤں کی جگہ ہے۔"

عنبر کو غصہ آگیا۔ بولا۔

"مگر ٹھاکر میں اس بیل پر سوار ہو سکتا ہوں۔"

مکاڈ سہاک نے عنبر کے شوق کو اور بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں مہاراج۔ اس پر آپ بھی سوار نہیں ہو سکتے آج تک کوئی انسان نہیں بیٹھ سکا۔"

عنبر بولا۔

"میں تمہیں بیٹھ کر دکھاتا ہوں۔"

عنبر نے بیل کی مورتی پر ہاتھ رکھا اور اُچھل کر اس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ بیل کی پیٹھ پر سوار ہوتے ہی عنبر کو محسوس ہوا کہ اس کا سارا جسم سُن ہو گیا ہے۔ اس نے چھلانگ لگا کر بیل پر سے اترنے کی کوشش کی۔ مگر اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس وقت مکار سہاک، منتر پڑھتا کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔ اس نے کوٹھری کے دروازے کا ایک خفیہ بٹن دبایا تو کوٹھڑی کے دروازے پر ایک بھاری پتھر گرا اور دروازہ بند ہوگیا۔ عنبر کے جسم کی طاقت ختم ہوگئی اور وہ بھی بیل کے بت کے ساتھ ایک بت بن گیا۔

مکار سہاک مندر سے نکل کر پالکی میں بیٹھ کر خوشی خوشی واپس اپنی حویلی کی طرف چل پڑا۔ اس نے اپنے دشمن سے بدلہ لے لیا تھا۔

اِدھر جنگل میں ماریا ناگ کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ وہ ناگ سے کہہ رہی تھی۔

"ہم آج ہی مکار سہاک سے وہ خفیہ منتر معلوم کر لیں گے۔ جس کے پڑھنے سے تمہاری طاقت تمہیں واپس مل جائے گی"

ناگ بولا۔

"جلد کرو ماریا۔ میں تو اب سانپ کے روپ میں رینگ رینگ کر تنگ آگیا ہوں"

اچانک ماریا نے کہا۔

"ناگ بھیا! عنبر کی خوشبو نہیں آرہی"

ناگ نے بھی فضا میں زبان نکال کر سونگھا۔ اور گھبرا کر بولا۔

"تم نے ٹھیک کہا ماریا۔ عنبر کی خوشبو فضا میں نہیں ہے۔ ہے۔ مگر یہ کیسے ہوگیا ——— ؟ کہیں عنبر کو کوئی حادثہ تو پیش نہیں آگیا؟ خدا کے لیے جلدی سے حویلی میں جاکر معلوم کرو"

ماریا بولی۔

"میں جا رہی ہوں۔ تم اسی جگہ رہنا"

ناگ نے کہا۔

"مجھے واپس آکر عنبر کی خیریت کی اطلاع ضروری دینا"

ماریا تیزی سے جنگل میں درختوں کے اوپر اُڑتی ہوئی حویلی میں پہنچی۔ اس نے دیکھا کہ عنبر کا کمرہ خالی ہے۔ عنبر وہاں نہیں تھا۔ وہ پریشان ہو کر باہر باغ میں آگئی۔ اسے ٹھاکر سہاک نظر آیا۔ جو باغ میں تلسی کے درخت کے پاس چوکی پر بیٹھا تلسی کی پوجا کر رہا تھا۔ ماریا سوچنے لگی کہ وہ اس سے کس طرح پوچھے کہ عنبر کہاں ہے؟

اتنے میں ایک کنیز نے آکر کہا۔

"مہاراج! جوگی جی کہیں نظر نہیں آرہے ہیں"

مکار سہاک نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

"جوگی مہاراج ندی پر نہانے گئے ہوں گے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنیز بولی!

"نوکر اِدھر بھی دیکھ آئے ہیں ٹھاکر جی! وہ وہاں بھی نہیں ہیں۔"

اب مکار سہاگ نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"بھگوان جوگی جی کی حفاظت کرے۔ آخر وہ کہاں جا سکتے ہیں۔"

پھر اس نے سب نوکروں کو جمع کر کے کہا۔

"جوگی مہاراج کو سارے شہر اور جنگل میں جا کر تلاش کرو۔ وہ ہمارے مہان بھی ہیں اور گورو بھی ہیں۔ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو غضب ہو جائے گا۔ فوراً ان کی تلاش میں نکل جاؤ۔"

نوکر حویلی سے نکل کر شہر کی جگہوں اور جنگل کی طرف بھاگے۔

جو چار غلام پالکی میں عنبر کو ٹھاکر سہاگ کے ساتھ پہاڑی والے مندر پر لے گئے تھے ان کو ٹھاکر نے تاکید کر دی تھی کہ وہ اپنی زبانیں بند رکھیں۔ انہیں ٹھاکر سہاگ نے انعام بھی دیا تھا۔

ماریا نے جب دیکھا کہ ٹھاکر سہاگ نے عنبر کی تلاش کے لیے آدمی دوڑائے ہیں اور وہ خود بھی بے حد پریشان ہو گیا ہے۔ تو اسے یقین ہو گیا کہ عنبر کی گمشدگی میں ٹھاکر سہاگ

کا ہاتھ نہیں ہو سکتا۔ اب ماریا اپنے طور پر عنبر کی تلاش میں شہر کی طرف نکل کھڑی ہوئی۔

شہر میں جگہ جگہ گھومتے پھرتے ماریا کو دوپہر ہو گئی۔ مگر عنبر کا کوئی سراغ نہ ملا۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ماریا کو کسی جگہ سے بھی عنبر کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ پھرتے پھرتے وہ راجہ کے محل کی طرف آ گئی۔ اس محل میں اس نے کئی روز بسر کئے تھے۔ مگر اس محل سے بھی اسے عنبر کی خوشبو کہیں سے نہیں آ رہی تھی۔ ماریا ناامید ہو کر جنگل میں آ گئی۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھیا! کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ عنبر کہاں گم ہو گیا ہے۔ میں شہر اور محل کا چپہ چپہ چھان مارا ہے۔ مجھے وہ کہیں نہیں ملا۔"

ناگ نے کہا۔

"کہیں اسے مکار سہاگ نے تو کسی جگہ غائب نہیں کر دیا؟"

"نہیں ایسا نہیں ہے،" ماریا نے کہا "وہ خود عنبر کے گم ہو جانے سے بہت پریشان ہے۔ وہ تو اس سے غیر فانی بننے کا راز معلوم کرنے والا تھا۔ اس نے تو اپنے سارے نوکروں کو عنبر کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تلاش میں دوڑا دیا ہے۔"

ناگ چُپ ہو گیا۔ ماریا بھی سوچنے لگی۔ پھر بولی۔

"ناگ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اپنے کسی عقلمند سانپ کو بُلا کر اس سے مشورہ کرو۔ شاید کسی سانپ کو پتہ ہو کہ عنبر کہاں گم ہو گیا ہے۔"

ناگ بولا۔

"میری ناگ دیوتا کی طاقت اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ میں کسی سانپ کو نہیں بُلا سکتا۔"

ماریا نے کہا۔

"تم ناگ دیوتا بن کر نہ سہی، سانپ کا دوست بن کر کسی بزرگ سانپ کا مشورہ لے سکتے ہو۔"

ناگ کی سمجھ میں یہ بات آ گئی۔ کیونکہ سانپ اپنی عقل کی وجہ سے بہت مشہور ہوتے ہیں اور بزرگ سانپ تو بہت عقل مند ہوتا ہے۔ اس نے کہا۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔ یہ ایک پرانا جنگل ہے ہو سکتا ہے یہاں کوئی بزرگ سانپ رہتا ہو۔"

ناگ نے سانپ کی آواز نکالی اور کہا۔

"میں ایک سانپ بول رہا ہوں۔ اگر اس جگہ کوئی

سانپ ہے تو آئے۔ مجھے اس سے کچھ پوچھنا ہے۔"

ماریا اور ناگ خاموشی سے جنگل میں بیٹھ گئے۔

تھوڑی ہی دیر بعد گھاس پر گرے پڑے سوکھے پتوں میں سرسراہٹ ہوئی اور ناگ نے دیکھا کہ ایک سفید سانپ آہستہ آہستہ رینگتا ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ قریب آ کر سفید سانپ نے ناگ کو کوئی سلام نہ کیا، کیونکہ اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی کرنیں نہیں نکل رہی تھیں۔ سفید سانپ بھی ناگ کو ایک عام سرخ سانپ سمجھ رہا تھا۔ ناگ نے دیکھا کہ سفید سانپ کافی بوڑھا سانپ ہے۔

سفید سانپ پاس آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا اور اپنا پھن اٹھا کر بولا۔

"بیٹا! تم نے کس لیے یاد کیا۔ تم کو کس قسم کا مشورہ چاہیئے؟"

ماریا پاس ہی خاموش کھڑی تھی۔ ناگ نے کہا۔

"محترم بزرگ! میرا ایک مالک تھا وہ غائب ہو گیا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ اس شہر میں ہے یا کہیں باہر چلا گیا ہے۔ اس کے جسم سے میری خوشبو آتی ہے۔"

سفید سانپ بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سرخ سانپ! اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ ہاں اگر تم میرے ساتھ چلو تو میں تمہیں اپنے دادا سانپ سے ملواتا ہوں۔ وہ شاید تمہاری کچھ مدد کر سکے۔"

ناگ نے کہا۔

"ناگ دیوتا تمہارا بھلا کرے۔ مجھے اپنے دادا سانپ کے پاس لے چلو۔"

ناگ سفید سانپ کے پیچھے پیچھے رینگنے لگا۔ ماریا بھی ان کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ سفید سانپ ناگ کو لے کر ایک پرانے اور بہت بڑے درخت کے نیچے لے آیا۔ ناگ نے دیکھا کہ یہاں درخت کی لٹکتی جڑوں کے درمیان ایک بہت ہی بوڑھا دھاری دار سانپ بیٹھا اونگھ رہا ہے۔ اس کے سر پر چھوٹے چھوٹے سفید بال نکل آئے تھے۔ ناگ سمجھ گیا کہ یہ سانپ کم از کم دو ہزار سال کی عمر کا ہے۔ ناگ نے اسے جا کر ادب سے سلام کیا اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔

اچانک بوڑھے دادا سانپ نے اپنی گردن اوپر اٹھائی اور پھر جلدی سے اپنی گردن جھکا کر بولا۔

"اے مقدس ناگ دیوتا! میں آپ کو سلام

کرتا ہوں۔"

ناگ اور سفید سانپ دونوں چونک پڑے۔ سفید سانپ تو حیران ہو کر ناگ کو دیکھنے لگا۔ ناگ نے تعجب سے کہا۔

"دادا سانپ آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ میں ناگ دیوتا ہوں؟"

دادا سانپ بولا۔

"مقدس ناگ دیوتا! میں نے آج تک کسی کو دکھ نہیں دیا۔ کسی کے بارے میں برا نہیں سوچا اس کی وجہ سے میرا دل روشن ہو گیا ہے اور مجھے ہر چیز کی اصلی تصویر نظر آ جاتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ مقدس ناگ ہیں مگر آپ کی طاقت کسی دشمن نے چھین لی ہے۔"

ماریا بھی بڑے شوق سے دادا سانپ کو دیکھ رہی تھی۔ اب سفید سانپ بھی ناگ کے آگے ادب سے بیٹھ گیا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"دادا سانپ آپ بجا فرما رہے ہیں۔ میں واقعی ناگ دیوتا ہوں مگر میری طاقت یہاں کے ایک مکار سپیرے سہاک نے چھین لی ہے۔ میری طاقت بحال کرنے کا خفیہ منتر بھی اس مکار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپیرے کے پاس ہے۔ میرا بھائی عنبر اس سپیرے سے یہ خفیہ منتر معلوم کرنے کے جتن کر رہا تھا کہ وہ خود نہ جانے کہاں غائب ہو گیا ہے۔ اب میں اس کا کھوج لگانا چاہتا ہوں"

دادا سانپ نے کہا۔

"مقدس ناگ دیوتا! جو طاقت آپ نے ہمیں عطا کر رکھی ہے اور جو طاقت میرے بے داغ کردار اور خلق خدا کو تنگ نہ کرنے کی وجہ سے خدا نے مجھے عنایت فرمائی ہے اس کی روشنی میں مجھے نظر آ رہا ہے کہ عنبر آپ کا بھائی اسی شہر میں زمین کے اندر کسی جگہ موجود ہے۔ مگر میں اس کے اردگرد طلسمی شعاعوں کا ایک بہت بڑا دائرہ دیکھ رہا ہوں جس کو کوئی سانپ یا انسان پار نہیں کر سکتا"

ناگ نے پوچھا۔

"پھر میں اپنے بھائی کو کیسے زمین سے باہر نکال سکتا ہوں؟ کیا وہ خود بھی زمین سے باہر نہیں نکل سکتا دادا سانپ؟"

دادا سانپ نے کہا۔

"مقدس ناگ دیوتا! میں دیکھ رہا ہوں کہ عنبر سونے کے بُت میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اس کے گرد جو طلسمی منتروں کا دائرہ بنا دیا گیا ہے وہ اس جگہ سے کافی دُور تک پھیلا ہوا ہے۔ پہلے اس کو ختم کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ عنبر کے پاس پہنچ کر اسے نکالنے کی کوشش کر سکتے ہیں"

ناگ نے سوال کیا۔

"دادا سانپ! یہ طلسمی دائرہ کس طریقے سے بے اثر کیا جا سکتا ہے؟"

بزرگ سانپ نے کہا۔

"مقدس ناگ! یہاں سے مُود سمندر میں اگر آپ ایک دن اور ایک رات کا سفر کریں تو سمندر کے بیچ میں مونگے کی بنی ہوئی ایک سیاہ چٹان آئے گی۔ اس چٹان کے نیچے ایک قدرتی سُرنگ ہے۔ اس سُرنگ میں پورے چاند کی رات کو ایک بہت بڑا کچھوا آکر سات انڈے دیتا ہے۔ انڈے دینے کے فوراً بعد وہ اِن ساتوں انڈوں کو کھا جاتا ہے۔ اگر کسی طرح سے آپ ان انڈوں میں سے ایک انڈا اُٹھا کر لے آئیں تو اس کے زرد سفوف کو جسم پہ لگانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بعد عنبر کے گرد پھیلے ہوئے طلسمی دائرے کا اثر ختم ہو جائے گا۔"

ناگ نے کہا۔

"میں وہ انڈہ لانے کی کوشش کروں گا۔"

دادا سانپ بولا۔

"مگر اس میں خطرہ بھی ہے۔ کیونکہ کچھوا بڑا خونخوار ہو گیا ہے اگر اس نے آپ کو پکڑ کر نگل لیا تو آپ اس کے پیٹ سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔"

ناگ نے کہا۔

"میں اپنے بھائی عنبر کے لیے یہ خطرہ مول لینے پر تیار ہوں۔"

ناگ نے دادا سانپ کو یہ نہیں بتایا تھا کہ ماریا بھی اس کے ساتھ ہے۔ جو غائب رہتی ہے اور ایک غیبی عورت بڑے آرام سے کچھوے کا انڈا اڑا لے گی۔

جب سانپ رخصت لے کر جانے لگا تو دادا سانپ بولا۔

"مقدس ناگ دیوتا! میں جانتا ہوں آپ کے ساتھ ایک غیبی عورت بھی ہے۔ اور آپ اس کام لینے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رکھیں کہ

کچھوے کے انڈے کو اگر کسی غیبی عورت یا غیبی روح کا ہاتھ لگا تو وہ پانی بن کر بہہ جائے گا۔"

ماریا چونک پڑی کہ دادا سانپ کو اس کی موجودگی کا پتہ ہے۔ ناگ بھی حیران ہوا۔ اس نے کہا۔

"دادا سانپ! معاف کرنا میں نے ماریا کے بارے میں آپ کو اس لیے نہیں بتایا کہ میں اس کی ضرورت نہیں سمجھ رہا تھا۔ وہ واقعی میرے ساتھ ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ نے کہا ہے۔ اب تو وہ بھی سوائے اس کے میری اور کوئی مدد نہیں کر سکتی کہ مجھے سمندر میں مونگے کی چٹان تک پہنچا دے۔"

دادا سانپ بولا۔

"خدا آپ کی حفاظت کرے مقدس ناگ! اگر انڈہ مل گیا۔ تو میرے پاس آ جائیے گا۔ پھر میں اپنے سانپ بھیج کر یہ پتہ کرواؤں گا کہ عنبر زمین میں کس جگہ سونے کا بت بنا کر دفن کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ میں اپنے سانپوں پر کچھوے کے انڈے کا سفوف مل دوں گا۔ جس سے ان پر طلسمی لہروں کا اثر نہیں ہوگا۔"

"ایسا ہی ہوگا۔ دادا سانپ! میں سیدھا آپ ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پاس آؤں گا۔"

یہ کہہ کر ناگ، ماریا کے ساتھ وہاں سے چل دیا۔

ناگ کچھوے کے پیٹ میں

جنگل سے باہر نکل کر ماریا نے کہا۔

"یہ دادا سانپ تو بڑا روشن ضمیر سانپ ہے، اس کو میری موجودگی کا بھی علم ہو گیا۔"

ناگ بولا۔

"ماریا بہن! سانپ تو سانپ ہیں اگر کوئی انسان بھی دنیا میں ہمیشہ نیک کام کرے، جھوٹ نہ بولے، کسی کو دھوکہ نہ دے، بڑوں کا ادب کرے اور خدا کی عبادت کرتا رہے۔ تو اس کا ضمیر بھی روشن ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کے سائے میں لے لیتا ہے۔ اور اسے آنے والے واقعات کا پتہ چل جاتا ہے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"تم ٹھیک کہتے ہو ناگ۔ اچھا اب میرا خیال ہے کہ ہمیں سمندر کی طرف اپنا سفر شروع کر دینا چاہیئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں تمہیں اٹھا لیتی ہوں۔ کیونکہ تم خود عقاب بن کر میرے ساتھ پرواز نہیں کر سکتے"

ناگ نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا۔

"اب تو وہ ہوا میں اڑنا مجھے خواب لگتا ہے"

ماریا نے کہا۔

"خداوند تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ ہے اچھا وقت بھی جلد آجائے گا۔ اب میں تمہیں اٹھا کر اپنی گردن میں لپیٹ لوں گی۔ پھر ہم یہاں سے سمندر کی طرف سفر شروع کر دیں گے"

"میں تیار ہوں" ناگ نے آہستہ سے کہا۔

ماریا نے ناگ کو جو سرخ سانپ کی شکل میں تھا اٹھا لیا۔ ماریا کے ہاتھوں میں آتے ہی ناگ غائب ہو گیا۔ اب اُسے سوائے ماریا کے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ماریا نے ناگ کو اپنی گردن میں لپیٹ لیا اور ہوا میں اچھل کر اوپر کو اٹھی اور درختوں کے اوپر آکر اس نے اپنا رُخ سمندر کی طرف کر لیا اور تیزی سے اڑنا شروع کر دیا۔

وہ ساری رات اڑتی رہی۔ جب سورج کی روشنی زمین پر پھیلی تو ماریا کو دور سمندر دکھائی دیا۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھیا! ہم سمندر کے کنارے پہنچ رہے ہیں"

ناگ کو بھی دور سمندر کا پانی سورج کی دھوپ میں چمکتا نظر آنے لگا تھا۔ اس نے کہا۔

"ماریا! ہمیں اسی رُخ پر سمندر میں سفر کرنا ہوگا"

ماریا بولی۔

"دادا سانپ کے کہنے کے مطابق ایک دن اور ایک رات کے سفر کے بعد ہمیں کھلے سمندر میں مونگے کی سیاہ چٹان نظر آئے گی"

"خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا" ناگ یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔

ماریا کسی تیز عقاب سے بھی زیادہ تیزی سے ہوا میں اُڑ رہی تھی جس کی وجہ سے فاصلہ جلدی طے ہو رہا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"ناگ بھیا! اگر میں اسی رفتار سے اُڑتی رہی تو میرا خیال ہے کہ ہم کل صبح مونگے کی چٹان کے پاس پہنچ جائیں گے۔ میرا اندازہ تو یہی کہتا ہے"

ناگ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا اب سمندر کے اوپر اُڑ رہی تھی۔ ان کے نیچے نیلے سمندر کی بڑی بڑی موجیں ساحل کی طرف اُبھر اُبھر کر بڑھ رہی تھیں۔ ماریا اُڑتی چلی گئی۔ اسی طرح دن گزر گیا۔ یہاں سمندر اتنا وسیع تھا کہ اس کا کوئی کنارہ نظر نہیں آتا تھا۔ چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔ خدا کی خدائی یاد آ رہی تھی۔ ماریا سمندر سے کوئی پچاس فٹ کی بلندی پر اُڑ رہی تھی۔ اس نے کئی شارک مچھلیوں کو سمندری لہروں میں ابھرتے دیکھا۔ رات ہو گئی۔ آسمان پر تارے نکل آئے۔ سمندر کی لہریں پُرسکون تھیں۔ تاروں کا عکس سمندر میں پڑا تو ماریا کو یوں لگا۔ جیسے وہ دو آسمانوں کے درمیان ہواؤں میں اُڑتی چلی جا رہی ہے۔

یونہی سمندر کے اوپر اُڑتے اُڑتے رات بھی گزر گئی۔ دن نکلا تو دُور ماریا نے ایک چٹان کو سمندر سے اُبھرے ہوئے دیکھا۔

"ناگ! وہ دیکھو! میرا اندازہ ٹھیک ہی نکلا۔ ہم وقت سے پہلے مونگے کی سیاہ چٹان کے پاس پہنچ گئے ہیں"

ناگ نے بھی سیاہ چٹان کو دُور سے دیکھا تو بولا۔

"خدا کرے کہ یہ وہی مونگے کی چٹان ہو"

ماریا چٹان کے قریب آئی تو دیکھا کہ یہ ایک بہت بڑی چٹان تھی۔ جو واقعی مونگوں کی بنی ہوئی تھی۔ اس کا رنگ بھی سیاہ ہی تھا۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"یہی وہ چٹان ہے ناگ! میں اس پر اُتر رہی ہوں"

ماریا فضا میں سے اُتر کر چٹان کی سطح پر پتھروں کے درمیان آ گئی۔ سمندر کی لہریں چاروں طرف سے آ کر ٹکرا رہی تھیں اور شور پیدا کر رہی تھیں۔ جھاگ اُڑا کر واپس چلی جا رہی تھیں۔ ناگ بولا۔

"بالکل ویران چٹان ہے۔ اب وہ سُرنگ تلاش کرو۔ جس کے بارے میں دادا سانپ نے کہا تھا کہ اس کے اندر چھوا چاند رات کو آتا ہے"

ماریا نے چٹان کے اردگرد ایک چکر لگایا تو اسے ایک جگہ سُرنگ کا منہ نظر آیا۔ اس سُرنگ میں سمندر کا پانی داخل ہو کر لہروں کے ساتھ ہی واپس چلا جاتا تھا۔ ماریا اس کے اندر چلی گئی۔ ناگ اس کے گلے میں لٹکا ہوا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سُرنگ اندر جا کر ایک دالان میں بدل گئی تھی۔ جہاں پتھروں کے درمیان ایک بڑا پتھر پانی میں ڈوبا آدھا باہر نکلا ہوا تھا۔ ماریا نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ضرور خونی بچھو اسی جگہ آ کر چاند رات کو
بیٹھتا ہے۔"
ناگ بولا۔
"چاند رات میں ابھی دو دن باقی ہیں۔ ہمیں یہاں
رہ کر چاند رات کا انتظار کرنا ہوگا۔"
"ٹھیک ہے"۔ ماریا نے کہا۔ "ہم چٹان کے اوپر
بیٹھ کر چاند رات کا انتظار کریں گے۔"
ماریا چٹان کے اوپر آ گئی۔ اس نے ناگ کو گردن سے
اتار کر پاس رکھ دیا۔ ناگ ماریا کی گردن سے اترتے ہی س
سانپ کی شکل میں ظاہر ہو گیا۔
دھوپ سمندر پر چمک رہی تھی۔ چاروں طرف سمن
ہی سمندر تھا۔ دور دور سے نیلی لہریں آ کر چٹان سے ٹک
کر جھاگ اڑاتیں اور پھر شور پیدا کر کے واپس چل
جاتیں۔ ناگ بولا۔
"لگتا ہے یہاں کبھی کوئی انسان نہیں آیا۔"
ماریا نے کہا۔
"یہ جگہ سمندر میں بہت دور ہے اور پھر اس ایک
چٹان پر آ کر کیا کرے گا۔"

اتنے میں ماریا نے دیکھا کہ دور سمندر میں بہت سے پرندے آسمان
پر اڑ رہے ہیں تو وہ بہت حیران ہوئی اور ناگ سے کہا۔
"میں دور آسمان پر بہت سے پرندوں کو کسی چیز پر منڈلاتے دیکھ
رہی ہوں۔"
ناگ نے جواب دیا کیا کوئی چیز سمندر میں تیرتی ہوئی بھی نظر آئی ہے
ماریا نے کہا۔ نہیں جہاں تک اس وقت میری نظر جاتی ہے سمندر
میں کوئی چیز تیرتی ہوئی نظر نہیں آتی اور پرندے بھی بہت دور دور
اونچائی پر اڑ رہے ہیں۔
ناگ بھیا اگر تم کہو تو دور سمندر کا ایک چکر لگا آؤں شاید کسی کو ہماری
مدد کی ضرورت ہو۔
ناگ نے جواب دیا۔ ٹھیک ہے ماریا بہن۔ میں یہاں کہیں پہاڑی
کی اوٹ میں چھپ جاتا ہوں۔ تم چکر لگا کر دیکھ لو۔ کیونکہ بچھو کے آنے
میں بھی ابھی دو دن باقی ہیں۔ جب تم واپس آؤ تو آواز دینے کی
ضرورت نہیں۔ میں تمہاری خوشبو پر باہر آ جاؤں گا۔
ماریا نے یہ سنتے ہی اڑان بھری اور سمندر کے اوپر ہلکے ہلکے جھونکوں
کے ساتھ اڑنے لگی۔ کافی دیر کے بعد ماریا نے دیکھا کہ ایک تختہ پانی
کی سطح پر بہا چلا آ رہا ہے اور اس پر ایک عورت اور ایک بچہ سوار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ اور بہت سے پرندے اس کے اردگرد منڈلا رہے ہیں عورت بچے کو اپنے سینے سے لگائے زور زور سے ہاتھ ہلا رہی تھی۔ ماریا نے یہ دیکھتے ہی اپنی اڑان تیز کر دی اور اس عورت کے تختہ پر پہنچ گئی ماریا نے دیکھا کہ عورت اچھے لباس میں ہے، صاف ستھری بچہ بھی کالا کالا سا اور بڑا گول مٹول سا خوبصورت ہے۔ شاید یہ حبشی قبائل کے کسی قبیلہ کی عورت ہے۔ یہ اس حالت میں [illegible] کیوں ہے۔ یہ بات ماریا نہ سمجھ سکی اس نے عورت کو آواز دی۔ تو غیبی آواز سن کر وہ عورت ڈر گئی۔ اس عورت نے دیکھا کہ پرندے جو اس کے اوپر منڈلا رہے تھے اب واپس جا رہے ہیں انہوں نے نہ جانے کس چیز کو دیکھ لیا تھا کہ وہ واپس ہو رہے تھے۔ ماریا نے پھر آواز دی اور عورت سے کہا

کہ بہن گھبراؤ نہیں۔ میں آسمانوں سے تمہاری مدد کے لیے آئی ہوں

عورت۔ کون ہو تم کسی کی روح ہو۔ تمہیں کس نے بھیجا ہے۔

ماریا۔ میں آسمانوں کی سیر کر رہی تھی کہ میں نے دیکھا کہ تم پانی میں ایک تختہ پر بہی جاتی ہو اور بہت سے پرندے تمہارے گرد منڈلا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں تمہاری مدد کے لیے آ گئی ہوں اگر تم اپنے آپ کو کسی مصیبت میں پاتی ہو تو مجھے بتاؤ۔ میں تمہاری

ہر طرح کی مدد کروں گی۔

پھر عورت نے بتانا شروع کیا کہ میرا نام منگلا ہے۔ میں جھالڑ قبیلہ سے تعلق رکھتی ہوں جو ان پہاڑوں کے اوپر سمندر کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔ میں اپنے قبیلہ کی ملکہ تھی۔ میرا خاوند اس قبیلے کا حکمران تھا ہم دونوں ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے تھے کہ ایک رات سوتے میں کسی نے میرے خاوند کو قتل کر دیا۔ میں اور میرا یہ بچہ بے آسرا رہ گئے۔ قبیلہ کے ایک شخص نے تخت پر قبضہ کر لیا اور رواج کے مطابق مجھے اس کی بیوی بننا پڑا۔ یہ شخص بہت تنگ کرتا ہے اس نے آہستہ آہستہ قبیلہ کی دولت کو ایک دوسرے قبیلے کی عورت پر ضائع کرنا شروع کر دی ہے وہ اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے مگر وہ عورت اس سے اس وقت تک شادی کے لیے تیار نہ تھی جب تک وہ مجھے نہ چھوڑ دے مجھے وہ اس لیے نہیں چھوڑ سکتا کہ میں قبیلے کے مرنے والے سردار کی بیوی ہوں اور اس کے بچے کی ماں ہوں۔ جس نے اس کی تمام جائیداد کا وارث ہونا ہے۔ میری اس سے شادی کی وجہ سے وہ اس دولت کو جس طرح چاہے خرچ کر رہا ہے۔ مجھے چھوڑنے کے بعد وہ اس دولت کا مالک نہیں رہتا۔ جس سے وہ آرام و عیش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر رہا ہے۔ اس کی ایک ہی صورت تھی کہ وہ ہم دونوں کو ختم کر دے۔ تین چار روز ہوئے وہ ہمیں سیر کے بہانے سمندر کے کنارے لایا اور اس تختہ کو کشتی کے ساتھ باندھ لیا۔ جب ہم کنارے سے بہت دور نکل آئے تو ہمیں زبردستی اس تختہ پر بٹھا کر سمندر میں پانی کے بہاؤ پر چھوڑ دیا اور اس نے چھوڑتے وقت کہا تھا کہ میں تم دونوں کو مار بھی سکتا تھا۔ مگر ماروں گا نہیں۔ تمہیں لعل دیوتا کے نام پر پانی کے حوالے کرتا ہوں۔ وہ اب تمہیں بچائے یا سمندری پانی کے حوالے کر دے۔ تمہاری قسمت تو بہن یہ ہے میری کہانی۔ اب تم میری کیا مدد کر سکتی ہوں دیکھ لو۔ میں تو یہی چاہوں گی کہ اپنے قبیلہ میں واپس چلی جاؤں

ماریا نے کہا ہو دیکھو بہن اب اس تختہ کے ذریعے تم اپنے قبیلہ تک واپس نہ جا سکو گی۔ اللہ میاں نے مجھ کو ایک خاص طاقت دی ہے۔ میں اُسے استعمال کرتے ہوئے تم دونوں کو اٹھا لیتی ہوں اٹھا لینے کے بعد راستہ کی نشان دہی تم کرتی جانا۔ میں تمہیں تمہارے قبیلے پر پہنچا دوں گی۔ منگلا نے کہا۔ اچھی بہن جیسے تم مناسب سمجھو کر لو۔

ماریا نے ایک بغل میں عورت اور دوسری میں بچے کو اٹھا لیا

اور منگلا کے بتائے ہوئے راستہ پر اڑتے اڑتے اُن کے قبیلہ تک جا پہنچی۔ جس وقت وہ قبیلہ کے قریب پہنچے تو آدھی رات گذر چکی تھی۔ منگلا نے ماریا کو بتایا کہ وہ جھونپڑی جس کے باہر دیا جل رہا ہے۔ وہ ہماری ہے۔ ماریا نے منگلا سے کہا کہ ابھی ہم اس جھونپڑی کے اندر داخل ہوتے ہیں تم بالکل خاموشی سے تماشا دیکھنا۔ میں تمہارے شوہر کو ہلکی سزا دوں گی اور اس سے وعدہ لوں گی کہ آئندہ وہ زندگی بھر نہ تو تمہیں تنگ کرے گا اور نہ ہی تمہیں چھوڑ کر دوسری شادی کرے گا۔

ماریا نے جھونپڑی میں داخل ہو کر منگلا کو ایک کونے میں اتار دیا اور بچہ اس کی گود میں دے دیا۔ ماریا نے دیکھا کہ جھونپڑی بہت خوبصورتی سے سجائی ہوئی ہے۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ دلہا کے پہننے والا نیا اور عمدہ لباس لٹکا ہوا ہے۔ ماریا نے سوچا کہ منگلا ٹھیک ہی کہتی تھی کہ وہ اُسے چھوڑ کر دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جس کی وہ تیاریاں کر رہا ہے۔

ماریا جھاڑ قبیلہ کے سردار کے سرہانے پہنچی اور اس کی چارپائی کو الٹ دیا تھا۔ سردار ہڑبڑا کر اٹھا تو ماریا نے اُسے پکڑ کر الٹا لٹکا دیا اور اس کا منہ اُس کونے کی طرف کر دیا جہاں اُس کی بیوی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گرجی تھی اور پھر مردانہ آواز میں کہا کہ دیکھو نامراد تو نے ایک عورت کی خاطر اپنی بیوی کو موت کے حوالے کر دیا. مگر دیوتاؤں نے اس کی مدد کی وہ زندہ بھی بچ گئی اور تمہارے پاس جھونپڑی میں بھی آگئی ۔ دیوتاؤں کے فیصلہ کے مطابق اب تمہاری زندگی ختم کر دی جائے گی ۔ اس لیے کہ تم ظالم ہو ۔ قبیلہ کے لوگوں کے علاوہ اپنے بیوی کو بھی تنگ کرتا ہے ۔ صرف تمہارے ساتھ ایک صورت میں رعایت ہو سکتی ہے کہ تو اپنی بیوی سے معافی مانگے اور وہ تجھے معاف کر دے اور تم اس سے وعدہ کرو کہ آئندہ نہ تو تم اسے تنگ کرو گے اور نہ ہی اسے چھوڑ کر دوسری شادی کرو گے۔ سردار جو کافی دیر سے الٹا لٹکا ہوا تھا اور ماریا کی باتیں سُن رہا تھا اور اس کی غیبی آواز اور طاقت سے بہت خوفزدہ ہو چکا تھا اس نے فوراً منگلا سے معافی مانگ لی اور وعدہ کیا کہ وہ اسے چھوڑ کر دوسری شادی نہیں کرے گا اور نہ ہی قبیلہ کے کسی فرد کو پریشان یا تنگ کرے گا۔

ماریا نے منگلا سے کہا کہ منگلا بہن اسے معاف کر دو ۔ اب یہ سیدھی راہ چلے گا ۔ منگلا نے ماریا کے کہنے پر اپنے خاوند کو معاف کر دیا ۔ پھر ماریا نے سردار کو سیدھے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

ایک بات یاد رکھو کہ اگر تم نے کبھی بھی زندگی میں منگلا کو یا منگلا کے بچے کو دکھ دیا تو وہ تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا تم یوں سمجھ لو کہ میری دیوتاؤں کی طرف سے ڈیوٹی لگادی گئی ہے کہ میں اس کی حفاظت کروں اب تم یوں سمجھ لو کہ میں ہر وقت منگلا کے آس پاس ہوں سردار نے دوبارہ توبہ کی اور وعدہ کیا کہ آئندہ وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرے گا جس سے منگلا یا اس کے بچے کو تکلیف ہو۔

ماریا نے منگلا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ منگلا بہن میں تمہارے آس پاس ہی ہوں تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ اب تم ہنسی خوشی زندگی بسر کرو خدا حافظ ! اب میں تم لوگوں سے کوئی بات نہیں کروں گی ۔ تمہارا شوہر یہ بات یاد رکھے کہ میں ہر وقت تمہارے پاس ہوں ۔

یہ کہہ کر ماریا وہاں سے اڑی اور صبح ہوتے ہوتے جہاں ناگ کو چھوڑا تھا ۔ وہاں پہنچی ۔ ماریا کے چٹان پر آتے ہی ناگ ایک چٹان کی اوٹ سے باہر نکلا اور کہا ماریا تم آگئی ہو ۔ ماریا نے ہاں میں جواب دیا اور ساری داستان جو گزری تھی سنا دی ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ اور ماریا نے اس چٹان پر دوسرا دن بھی گزار دیا۔

اگلے دن رات کو چاند نکل آیا۔ سارے سمندر پر خوبصورت چاندنی پھیل گئی۔ یہ چاند رات تھی، آدھی رات کو دادا سانپ کے کہنے کے مطابق خونخوار کچھوے نے چٹانی غار میں آکر سات انڈے دیتے تھے۔ ماریا نے ناگ سے کہا۔

"ناگ آدھی رات ہونے والی ہے۔ کچھوے کے آنے کا وقت ہو رہا ہے۔ ہمیں غار میں چھپ کر بیٹھ جانا چاہیئے"

ماریا چٹان کی غار میں اس جگہ آکر پتھروں کے پیچھے ہو گئی۔ اسے چھپنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ سانپ ناگ بھی اس کے ہاتھ میں تھا جو نظر نہیں آتا تھا۔ پھر بھی وہ احتیاط سے کام لے رہی تھی۔ ناگ نے کہا۔

"کچھوا اس پتھر پر آکر انڈے دے گا۔ تم مجھے اتار دو۔ میں اس پتھر کے نیچے جا کر چھپ جاتا ہوں"

ماریا نے ناگ کو پتھروں پر چھوڑ دیا۔ اس نے کہا۔

"ناگ بھیا! ہوشیار رہنا۔ کچھوا بڑا خونی ہے۔ کہیں وہ تم پر حملہ نہ کر دے"

ناگ بولا۔

"فکر مت کرو۔ میں چوکس رہوں گا"

ناگ سانپ کی شکل میں پتھر کے چبوترے کی ایک طرف چھپ گیا۔ غار میں گہری خاموشی تھی۔ صرف باہر سے سمندر کی لہروں کی آواز آ جاتی تھی۔ اتنے میں لہروں میں چھپاک چھپاک کی آوازیں آئیں۔ ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"ناگ! شاید کچھوا آ رہا ہے"

ناگ بھی چوکنا ہو گیا۔ وہ سرخ سانپ کی شکل میں پتھر کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ صرف اس کی چھوٹی سی گردن اوپر اٹھی تھی۔ ماریا بھی غار کے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جہاں ہلکی ہلکی چاندنی پھیلی تھی۔

انہوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا کچھوا غار میں آہستہ آہستہ رینگتا داخل ہو رہا تھا۔ یہ کافی بڑا کچھوا تھا۔ اس کی چاروں ٹانگیں کشتی کے چپوؤں کی طرح ہل رہی تھیں۔ ناگ نے اپنی گردن نیچی کر لی۔ کچھوا رینگتا ہوا پتھر کے اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی موٹی گردن اپنے سخت پتھریلے خول میں ہل رہی تھی۔ کچھوے نے چاروں طرف گردن گھما کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی لال لال آنکھوں سے دیکھا۔

پھر اس نے ایک کے بعد ایک سات انڈے دیئے جن کا رنگ سیاہ تھا۔ یہ جگہ جہاں انڈے گرے کچی تھی، ناگ اسی انتظار میں تھا۔ کچھوے نے کیا کیا کہ انڈے دیتے ہی انہیں منہ مار مار کر نگلنا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے کہ ناگ رینگ کر چبوترے پر آتا کچھوا چھ انڈے نگل گیا تھا۔

ناگ نے جھپٹ کر ساتویں انڈے کو منہ میں اُچکنا چاہا مگر اس عرصے میں کچھوا ہوشیار ہو گیا تھا۔ اس نے سانپ کو دیکھا تو اس کے منہ سے ایک وحشت ناک چنگھاڑ نکلی۔ ناگ نے ساتویں انڈے پر منہ مارا ہی تھا کہ کچھوے نے ناگ کو اپنے دونوں بڑے بڑے ہاتھوں میں جکڑ کر اپنے منہ میں ڈال لیا۔

ماریا کی چیخ نکل گئی۔ کچھوے نے چونک کر دیکھا وہ چنگھاڑنے لگا۔ اس کے نتھنوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ماریا لپک کر کچھوے کی طرف آئی مگر کچھوا ناگ کو نگل چکا تھا اور ناگ کچھوے کے معدے میں پہنچ گیا تھا۔ ماریا نے کچھوے کو پکڑ کر ایک طرف زور سے پھینکا۔ کچھوا دیوار کے ساتھ گرا اور اس نے غار میں سمندر کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ اس کی رفتار بہت سست تھی۔ ماریا اسے اٹھا اٹھا کر گرا رہی تھی لیکن کچھوا ناگ

کو نہیں اُگل رہا تھا۔

اسی کشمکش میں کچھوا غار سے نکل آیا۔ سامنے گہرا سمندر تھا۔ کچھوے نے سمندر میں ڈبکی لگا دی اور ماریا کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ ماریا بھی سمندر میں اُتر گئی۔ اس نے کچھوے کو گہرے پانیوں میں جاتے دیکھا۔ سمندر کے نیچے پہاڑیاں ہی پہاڑیاں تھیں جن کے درمیان گنجان جھاڑیاں اوپر کو لہرا رہی تھیں۔ یہاں اندھیرا گہرا ہو گیا۔ کچھوا ان جھاڑیوں میں گھس کر کسی کھوہ میں گھس کر ماریا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

ماریا دیر تک سمندر کی گہرائی میں کچھوے کو ڈھونڈتی پھری مگر کچھوا اس کے ہاتھ میں نہ آیا۔

ماریا سمندر سے نکل کر غار میں آ گئی۔ خوش قسمتی سے کچھوے کا ساتواں انڈا بچ گیا تھا اور کچے چبوترے پر پڑا تھا۔ ماریا کو دادا سانپ کا یہ کہنا یاد تھا کہ اگر کسی غیبی عورت یا غیبی روح کا ہاتھ انڈے کو لگا تو وہ پانی بن کر بہہ جائے گا۔ ماریا پریشان تھی کہ انڈہ کس طرح دادا سانپ کے پاس لے کر جائے کہ وہ عنبر کو اصلی حالت میں واپس لا سکے۔ اس دُور ایک پتھر جو نوکیلا تھا پڑا نظر آیا تو اس کو ایک تجویز سوجھی۔ اس نے وہ نوکیلا پتھر اُٹھایا اور کچی جگہ کو چاروں طرف سے کھودنا شروع کر دیا۔ اس نے زمین کا اُتنا ٹکڑا کھود کر کاٹ لیا۔ اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس طرح انڈے کو ہاتھ لگائے بغیر زمین کے ٹکڑے پر پڑے کو اُٹھا کر اور ناگ کو خدا کے حوالے کر کے واپس دادا سانپ کے ڈیرے کی طرف روانہ ہو گئی۔ کیونکہ وہ عنبر کو پھر سے زندہ کر کے اس کے ساتھ یہاں آکر کچھوے کو اگلی چاند رات کو پکڑنا چاہتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ناگ کچھوے کے پیٹ میں زندہ رہے گا۔

ماریا کچھوے کا سیاہ انڈہ لے کر دادا سانپ کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے ناگ کے ساتھ جو حادثہ ہوا تھا۔ دادا سانپ کو بتایا۔ وہ بہت فکر مند ہوا۔ ماریا نے کہا۔

"اگلے چاند کی رات کو ہم دوبارہ اس چٹان پر جا کر کچھوے کو قابو کریں گے۔ اس وقت میرے ساتھ عنبر بھی ہو گا۔ اب آپ اس انڈے کو لے کر اس کا سفوف تیار کر کے اپنے کسی سانپ کو عنبر کی طرف روانہ کریں کہ وہ اس کے درست ٹھکانے کا سراغ لگائے۔"

دادا سانپ نے ماریا کے اس طرح انڈہ اٹھا کر لانے کی داد دی اور سیاہ انڈے کو دوسرے سانپوں کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے اپنے منہ ایسی گرم ہوا نکال کر انڈے پر ڈالی کہ وہ جل کر راکھ ہو گیا۔ دادا سانپ نے اس میں سے

تھوڑی سی راکھ لے کر ایک سانپ کے جسم پر لگائی اور اسے حکم دیا۔

"بیٹا! جاؤ اور یہ پتہ کر کے آؤ کہ عنبر زمین کے اندر کس جگہ سونے کا بت بنا کر قید کر دیا گیا ہے۔"

سانپ اسی وقت باہر نکل گیا۔

ماریا دادا سانپ کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ دادا سانپ نے کہا۔

"ناگ مقدس دیوتا ہے۔ کچھوا اسے ہضم نہیں کر سکے گا۔ مگر چونکہ ناگ کی طاقت اس کے پاس نہیں ہے۔ اس لیے وہ اپنے آپ کچھوے کے پیٹ سے باہر بھی نہیں نکل سکے گا۔"

ماریا نے کہا۔

"عنبر مل گیا تو ہم چاند رات کو جا کر کچھوے کو ہلاک کر کے اس کے پیٹ سے ناگ کو نکال لیں گے۔ کیونکہ عنبر کی طاقت کے سامنے کچھوے کی طاقت بیکار ہو گی۔"

ایک گھنٹے بعد سانپ واپس آ گیا۔ اس نے بتایا کہ عنبر یہاں سے دور پچھم والی پہاڑی کے دامن میں بیل دیوتا کا جو مندر ہے۔ اس مندر کی ایک کوٹھڑی میں سونے کے بیل کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور خود بھی سونے کا بت بنا بیٹھا ہے۔ سانپ نے کہا۔
"مگر وہاں جادو کی زبردست لہریں پھیلی ہوئی ہیں۔
دادا سانپ! اگر میں نے انڈے کا سفوف نہ
ملا ہوتا تو جل کر خاک ہو جاتا۔ پھر بھی مجھے اپنے
جسم پر گرم گرم لہریں محسوس ہو رہی تھیں۔"
دادا سانپ مسکرایا۔ اس نے ماریا سے کہا۔
"بیٹی! تم انڈے کا سفوف اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے
جسم کی شعاعوں پر گرا دو۔"
ماریا نے ایسا ہی کیا۔ دادا سانپ بولا۔
"اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بیل دیوتا کا مندر کہاں
ہے۔"
دادا سانپ اس مندر سے واقف تھا۔ اس نے ماریا
کو اس کا سارا پتہ بتا دیا اور کہا۔
"یہ مندر سیکڑوں برس پرانا ہے۔ اسے ایک
راجہ نے خاص طور پر اپنے دشمنوں کو سزا دینے
کے لیے بنوایا تھا۔ اب اس پر مکّار مہاک نے
طلسم کر رکھا ہے۔ مگر تم کچھوے کے انڈے کے
سفوف کی وجہ سے اس طلسم سے محفوظ رہو گی۔
تمہیں عنبر کے بت کو جا کر تین بار ہاتھ لگانا ہو گا۔ وہ

اپنے آپ زندہ ہو جائے گا۔ پھر تم اس کا بازو
تھام کر باہر نکلنا۔ اگر بازو چھوڑ دیا تو اس پر
دوبارہ طلسمی لہروں کا اثر ہو جائے گا۔"
ماریا نے اسی وقت انڈے کے سفوف کو اپنے جسم
کی لہروں پر چھڑک دیا۔ اور دادا سانپ سے اجازت
لے کر بیل کے مندر کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ اسی راستے
پر چل رہی تھی جو اسے دادا سانپ نے بتایا تھا۔
میدانوں اور ٹیلوں میں سے گزرتی ماریا آخر اس پہاڑی
کے دامن میں پہنچ گئی جہاں اسے ایک سرنگ کا دروازہ نظر
آیا جس کی دونوں جانب چوکور ستون بنے تھے۔ یہ مندر
کی نشانی تھی۔ یہاں آتے آتے دو چار بار اپنے جسم میں جھٹکے
لگے۔ وہ طلسمی لہروں کی حدود میں داخل ہو گئی تھی۔
مندر کی سرنگ کا راستہ نیم روشن تھا۔ یہ ہلکی روشنی
اندر سے آ رہی تھی۔ ماریا نے دیکھا کہ ایک دالان میں جگہ
جگہ ستون کھڑے ہیں۔ کونے میں اسے ایک تنگ دروازہ
نظر آیا۔ وہ اس دروازے میں داخل ہوئی تو اسے ایسی
آوازیں سنائی دیں۔ جیسے کوئی شور مچا رہا ہو۔
ماریا تیزی سے اندر چلی گئی۔
اب اس نے عنبر کو دیکھا کہ سونے کا بت بنا ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سونے کے بیل پر بیٹھا تھا۔ ماریا نے جاتے ہی عنبر کے جسم کو تین بار چھوا۔ تیسری بار چھونے سے عنبر زندہ ہو گیا۔

"ماریا! تم ہو؟ تمہاری خوشبو آ رہی ہے۔"

ماریا بولی:

"خدا کے لیے یہاں سے جلدی نکل چلو۔ میں تمہارا بازو پکڑ رہی ہوں۔ خبردار اپنا بازو مت چھڑانا نہیں تو پھر بت بن جاؤ گے۔"

ماریا نے عنبر کے بازو کو پکڑ لیا۔ عنبر بیل سے نیچے اتر آیا۔

ماریا اسے لے کر مندر کی سرنگ سے نکل آئی۔ ماریا اور عنبر واپس دادا سانپ کے پاس آ گئے۔ دادا سانپ نے عنبر کو دیکھ کر کہا۔

"تم پر مکار سہاک کے طلسم کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔"

عنبر نے دادا سانپ کا شکریہ ادا کیا۔ جب اسے ماریا نے ناگ کے ساتھ گزرے ہوئے حادثے کا ذکر کیا تو وہ پریشان ہو گیا۔

"یہ تو بہت برا ہوا ماریا۔ ہمیں فوراً اس کچھوے کو جا کر ہلاک کرنا ہو گا۔ جس کے پیٹ میں ناگ ہے۔"

انہوں نے دادا سانپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور ناگ کی مدد کرنے سمندر کی طرف چل پڑے۔

اب ہم تھیوسانگ کی طرف جاتے ہیں۔ جو دور ایک سمندری کھاڑی کے جنگل میں مارجیا کے ساتھ کسی جہاز کے وہاں آنے کا انتظار کر رہا ہے تاکہ اس میں بیٹھ کر مارجیا کو اس کے گھر ہندوستان کے مغربی ساحل کارومنڈل میں پہنچا سکے۔ تھیوسانگ کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ عنبر اور ماریا بھی ہندوستان کے مغربی ساحل سے نکل کر ناگ کی تلاش میں مونگے کی سمندری چٹان کی طرف آ رہے ہیں۔

ایک روز ایسا ہوا کہ سمندری کھاڑی میں ایک چھوٹا بادبانی جہاز داخل ہوا جس پہ مال لدا ہوا تھا۔ اس جہاز کا ہندوستانی کپتان گوا کا رہنے والا تھا۔ جو مارجیا کا اپنا شہر تھا۔ تھیوسانگ نے کپتان سے مل کر اسے اپنی دکھ بھری کہانی سنائی۔ کپتان نے مارجیا سے مل کر اسے تسلی دی اور کہا۔

"بیٹی! میں بھی گوا کا ہی رہنے والا ہوں۔ میں جہاز کو لے کر گوا کی بندرگاہ پر ہی جا رہا تھا کہ ہمارا پینے کا پانی ختم ہو گیا۔ ہم اس کھاڑی کے چشمے پر پانی لینے کے لیے آ گئے تھے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رات بھر جہاز کھاڑی میں کھڑا رہا۔ جہاز کے ملاحوں نے اس پر پانی بھرا۔ دوسرے دن جہاز ہندوستان کی طرف روانہ ہو گیا۔ مارجیا اور تھیو سانگ اس پر سوار تھے۔

ادھر یہ جہاز ہندوستان کی بندرگاہ گوا کی طرف بڑھ رہا تھا اور دوسری طرف عنبر اور ماریا سمندری چٹان کی طرف سمندر میں سفر کرتے چلے آ رہے تھے۔ عنبر ایک کشتی پر بیٹھا تھا۔ ماریا بھی اس کے پاس ہی تھی۔

درمیان میں کھلے ــــــــ سمندر میں سمندری چٹان تھی جہاں چاند رات کو کچھوے نے ایک بار پھر نکل کر سات انڈے دیئے تھے۔ سمندر میں کشتی پر سفر کرتے کافی دن گزر گئے اور اپنے حساب کے مطابق عنبر اور ماریا کو چاند رات کے دن چٹان پر پہنچنا تھا۔ مگر کچھوے پر بھی ایک مصیبت گزر رہی تھی۔ وہ مصیبت یہ تھی کہ ناگ سانپ کی شکل میں کچھوے کے پیٹ میں تھا۔ نہ وہ ہضم ہو رہا تھا اور نہ اس کے پیٹ سے باہر نکل سکتا تھا۔ ناگ کچھوے کے پیٹ میں ادھر ادھر رینگتا تو کچھوا درد سے تڑپ اٹھتا۔ آخر وہ چاند رات سے دو دن پہلے ہی سمندر سے نکل کر چٹانی غار میں آ گیا۔

اس نے کئی بار کوشش کی کہ سانپ کو منہ کے راستے باہر نکال سکے۔ مگر کچھوے کی گردن کے اندر ایک ایسی رکاوٹ

آ جاتی تھی کہ سانپ باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ تنگ آ کر کچھوا دوبارہ پانی میں چلا گیا۔ اب اس نے سمندر میں جنوب کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ جنوب میں ملک افریقہ کے ساحل پر ایک جنگل میں زرد جڑی بوٹی پائی جاتی ہے جس کے کھانے ــــــ سے سانپ اس کے پیٹ میں ہضم ہو جائے گا۔

چنانچہ جب چاند رات کو عنبر اور ماریا مونگے کی سمندری چٹان پر پہنچے تو انہیں یہ دیکھ کر سخت ناامیدی ہوئی کہ کچھوا وہاں نہ آیا تھا۔ انہوں نے دو تین روز کچھوے کا انتظار کیا۔ مگر کچھوا وہاں ہوتا تو آتا۔ مجبور ہو کر عنبر اور ماریا واپس ہندوستان کے مغربی ساحل کی طرف روانہ ہو گئے کہ چل کر دادا سانپ کو سارا ماجرہ سناتے ہیں۔

دوسری جانب سمندر میں وہ بادبانی جہاز سفر کرتا ہندوستان کی طرف بڑھ رہا تھا جس پر تھیو سانگ اور مارجیا سوار تھے۔ سمندر پُر سکون تھا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ جہاز کے بادبان پھولے ہوئے تھے اور جہاز بڑی روانی سے سمندر میں سفر کر رہا تھا۔

تھیو سانگ اور مارجیا جہاز کے عرشے پر کھڑے سمندر کی پُرسکون لہروں کا منظر دیکھ رہے تھے کہ جہاز کا کپتان ساگا بھی وہاں آ گیا۔ ساگا جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گوا کا رہنے والا تھا۔ اور ایک عرصے سے افریقہ اور ہندوستان
کے درمیان جہاز پر مال لاد کر لاتا لے جاتا تھا۔ اس
نے مارجیا سے کہا۔

"بڑا خوش نما منظر ہے"

مارجیا نے کہا۔

"ہاں ساگا۔ آج کل سمندر میں طوفان کم ہی آتے
ہیں"

کپتان ساگا بولا۔

"تم جہاز رانوں کے خاندان سے تعلق رکھتی ہو اسی
لیے تمہیں پتا ہے"

تھیوسانگ خاموشی سے سمندر کی طرف تک رہا تھا۔
اچانک مارجیا نے سمندر میں ایک طرف اشارہ کیا۔

"ساگا! وہ دیکھو کتنا بڑا کچھوا ہے"

کپتان ساگا اور تھیوسانگ نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا
مٹکے کے سائز کا کچھوا سمندر کی لہروں پر تیرتا جہاز کی طرف
چلا آ رہا ہے۔ کپتان بولا۔

"اتنا بڑا کچھوا میں نے اپنی ساری زندگی میں کبھی
نہیں دیکھا۔ اس کو پکڑنا چاہیے۔ میں اسے گوا لے
جا کر بیچ دوں گا"

ساگا کپتان نے فوراً جہاز کو بائیں جانب گھمانے کا حکم
دیا۔ جہاز بائیں طرف ایک چکر کاٹ کر کچھوے کے پیچھے آگیا۔
مارجیا اور تھیوسانگ کچھوے کے شکار کا منظر دلچسپی سے
دیکھ رہے تھے۔

جہاز کے ملاحوں نے جال ڈال کر کچھوے کو پکڑ لیا اور
اسے کھینچ کر جہاز کے عرشے پر لے آئے۔ یہ وہی کچھوا تھا
جس کے پیٹ میں ناگ سرخ سانپ کی شکل میں موجود تھا
اور جو اسے ہضم کرنے کے لیے افریقہ کی طرف جا رہا تھا۔
مگر ناگ کی خوشبو نہیں آرہی تھی۔ اس لیے تھیوسانگ کو علم
نہ ہو سکا کہ کچھوے کے پیٹ میں ناگ موجود ہے۔

ساگا کپتان نے کچھوے کو پانی کے ایک بہت بڑے
ٹب میں ڈال کر اوپر لوہے کی جالی ڈال دی۔ کچھوا پانی
کے ٹب میں قید ہو کر رہ گیا۔ اس کے پیٹ میں ناگ کو
کچھ پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں آگیا ہے۔ جہاز پانچ روز کے
سفر کے بعد ہندوستان کی بندرگاہ گوا پہنچ گیا۔ تھیوسانگ
اور مارجیا نے ساگا کپتان کا شکریہ ادا کیا اور جہاز سے
اتر پڑے۔ اب مارجیا نے تھیوسانگ کی رہنمائی کی اور
اسے اپنے ماں باپ کے گھر لے گئی۔ یہ ایک شاندار
مکان تھا۔ اس کے ماں باپ تو اپنی بیٹی کو دیکھ کر بے حد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوش ہوئے۔ دو روز تھیو سانگ کی خوب مہمان داری ہوئی۔ مگر تھیو سانگ وہاں زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ کیونکہ اسے عنبر ناگ اور ماریا کی تلاش میں جانا تھا۔

چنانچہ ایک روز تھیو سانگ نے مارجیا اور اس کے ماں باپ سے اجازت لی اور ہندوستان کے شمال کی جانب روانہ ہو گیا۔ اس کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے شمال میں وہ عنبر ناگ اور ماریا کا کھوج لگانے میں کامیاب ہو جائے۔ کیونکہ ہندوستان کے شمال میں دو چار بڑے بڑے شہر آباد تھے۔

تھیو سانگ ایک قافلے کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ اس قافلے کو گوا سے نکل کر کاٹھیاواڑ سورت کی طرف سے سفر کرتے ہوئے راجستھان میں سے ہو کر موہنجو ڈارو کے شہر میں آنا تھا۔ ادھر تھیو سانگ موہنجو ڈارو کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور دوسری طرف عنبر اور ماریا سفر کرتے کرتے ویشالی شہر کے جنگل میں دادا سانپ کی کھوہ میں پہنچ گئے۔

انہوں نے دادا سانپ کو یہ افسوس ناک خبر سنائی کہ کچھوا سمندری چٹان سے غائب ہو گیا ہے اور ناگ اس کے پیٹ میں ہی تھا۔ دادا سانپ بولا۔

"مقدس ناگ کو کچھوا کوئی نقصان نہیں پہنچا

سکتا۔ اگرچہ مقدس ناگ کی طاقت چھین لی گئی ہے مگر وہ مر نہیں سکتا۔"

ماریا نے دادا سانپ سے پوچھا۔

"دادا سانپ! کیا آپ اپنے گیان دھیان سے اتنا معلوم نہیں کر سکتے کہ کچھوا کس سمت کو گیا ہو گا؟ میرا مطلب ہے کیا آپ یا آپ کے سانپ اپنی طاقت سے ناگ کی بُو کو محسوس کر کے یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ اس وقت کہاں ہو گا؟"

دادا سانپ تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولا۔

"بیٹی! میں تمہاری خاطر یہ بھی کر دوں گا۔ مجھے ایک عمل کرنا ہو گا؟"

"وہ عمل کیا ہو گا دادا؟" عنبر نے پوچھا۔

دادا سانپ بولا۔

"مجھے اپنی کینچلی اتار کر اسے آگ میں جلانا ہو گا۔ اس کے دھوئیں سے فضا میں ایک ایسی کشش پیدا ہو گی کہ جو ناگ کی خوشبو کی لہروں کو ایک ہزار کوس سے یہاں کھینچ لائے گی۔ اگر ناگ ایک ہزار کوس کے ---- کے اندر اندر ہوا تو میں تمہیں صرف یہ بتا سکوں گا کہ وہ کس سمت کو ہے۔"

ماریا نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"دادا سانپ! آپ کو کوئی زحمت تو نہیں ہو گی؟"

دادا سانپ بولا۔

"بیٹی! تمہاری خوشی کے لیے مجھے کوئی زحمت نہیں ہو گی۔"

دادا سانپ نے اپنے آپ کو غار کے دو پتھروں میں پھنسا دیا اور پھر اس میں سے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ ماریا اور عنبر نے دیکھا کہ دادا سانپ اپنے جسم کے گرد پھیلی ہوئی کینچلی میں سے باہر نکل رہا تھا۔ آدھ گھنٹے میں دادا سانپ اپنی کینچلی سے باہر آگیا۔ اس کی کینچلی دونوں پتھروں میں باقی رہ گئی تھی۔

دادا سانپ نے عنبر سے کہا۔

"بیٹا عنبر! اس کینچلی کو لے کر غار سے باہر آجاؤ۔"

عنبر نے ایسا ہی کیا۔ غار سے باہر آکر دادا سانپ کے اشارے پر عنبر نے کینچلی کو گھاس پر رکھ کر آگ لگا دی۔ کینچلی میں سے دھواں اُٹھنے لگا۔ دادا سانپ دھوئیں میں رینگ کر آگیا اور اس نے اپنے پھن اُٹھا کر چاروں طرف گھمایا اور لمبے لمبے سانس لیے۔

دھواں ختم ہو گیا تو دادا سانپ نے مغرب کی طرف

اشارہ کر کے کہا۔

"مجھے مقدس ناگ دیوتا کی مغرب کی طرف سے خوشبو آرہی ہے۔ وہ یہاں سے دور کسی بڑے شہر میں ہے۔ جو بندرگاہ بھی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خفیہ منتر

ماریا نے کہا۔

"دادا سانپ! مغرب کی طرف تو ایک ہی بڑی بندرگاہ ہے جس کا نام شہورت ہے۔"

دادا سانپ بولا۔

"ناگ دیوتا کی خوشبو اس سے بھی آگے کسی دوسری بندرگاہ سے آ رہی ہے جو میرے اندازے کے مطابق گوا کی بندرگاہ ہی ہو سکتی ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ کچھوا گھبرا کر سمندر میں نکل آیا ہو اور سمندر کی لہریں اسے بہا کر گوا کی بندرگاہ تک لے آئی ہوں۔"

"ایسا ہو سکتا ہے"، ماریا بولی۔

دادا سانپ نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ مقدس ناگ دیوتا اس وقت

گوا کی بندرگاہ پر ہی ہے۔ وہ کچھوے کے پیٹ میں ہو گا اور کچھوا گوا بندرگاہ کے ساحل پر سمندر کے نیچے کہیں چھپا ہوا ہو گا۔"

ماریا نے کہا۔

"دادا سانپ! ہم ناگ کی تلاش میں گوا کی بندرگاہ کی طرف جاتے ہیں۔ آپ نے ہمارے لیے جو تکلیف اٹھائی اس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ناگ مل گیا تو اسے لے کر آپ کے پاس ضرور آئیں گے۔"

دادا سانپ نے کہا۔

"گوا کی بندرگاہ یہاں سے بہت دور ہے تمہیں کسی قافلے میں شامل ہو کر یہ سفر طے کرنا ہو گا۔ تمہارے پاس پیسے نہیں ہوں گے۔ میں تمہیں دیتا ہوں۔"

دادا سانپ نے عنبر کو غار میں سے کچھ سونے کے سکے نکال کر دیئے۔ اور عنبر ماریا دیشالی شہر کے کاروان سرائے میں آ گئے۔ ماریا نے کہا۔

"عنبر! جانے سے پہلے مکار سہاک سے وہ خفیہ منتر تو معلوم کر لیں۔ جس کے پڑھنے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ کی کھوئی ہوئی طاقت واپس آئے گی۔"

عنبر چونک کر بولا۔

"ارے یہ تو ہم بھول ہی گئے تھے۔ اس منتر کو معلوم کیے بغیر تو ہم یہاں سے نہیں جا سکتے۔"

ماریا نے کہا۔

"تو پھر چلو مکاٹر سپیرے سہاک کی حویلی کی طرف۔ وہ تمہیں زندہ حالت میں دیکھ کر ضرور پریشان ہو جائے گا۔ تم اسے کچھ مت کہنا۔ جو کرنا ہو گا میں خود کروں گی۔ آؤ میرے ساتھ۔"

ماریا نے عنبر کو ساتھ لیا اور شہر میں داخل ہو گئی۔ اس وقت دن کی روشنی تھی۔ دھوپ خوب چمک رہی تھی۔ سڑکوں پر رونق تھی۔ عنبر سیدھا ٹھاکر سہاک کی حویلی کی طرف گیا۔ اس وقت مکاٹر سہاک پالکی میں سوار ہو کر کہیں جا رہا تھا۔ عنبر کو دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ دل میں سوچنے لگا کہ یہ کیسے زندہ ہو کر آ گیا۔ عنبر نے جاتے ہی پرنام کیا اور کہا۔

"ٹھاکر! تم سمجھ رہے ہو گے کہ میں اب کبھی زندہ نہیں رہوں گا؟ لیکن دیکھ لو۔ تمہارا طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ اب تم اپنے انجام کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

سہاک پریشان ہو کر بولا۔

"مہاراج! مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے شما کر دیں۔"

عنبر بولا۔

"صرف ایک صورت میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں اور وہ یہ کہ تم نے میرے ایک دوست ناگ دیوتا کی طاقت اپنے ایک منتر سے ختم کر دی تھی۔ اگر تم مجھے وہ خفیہ منتر بتا دو جس کے پڑھنے سے ناگ دیوتا کی طاقت اسے واپس مل جائے گی تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ نہیں تو تم میرے انتقام سے نہیں بچ سکو گے۔"

مکاٹر سہاک نے سوچا کوئی چال چلنی چاہیئے۔ اس نے کہا۔

"مہاراج! یہ کون سی مشکل بات ہے۔ میرے ساتھ حویلی میں چلیں۔ میں ابھی آپ کو وہ خفیہ منتر بتائے دیتا ہوں۔"

ماریا وہیں کھڑی یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ عنبر اور مکاٹر سہاک حویلی میں آ گئے۔ سہاک عنبر کو اپنے ایک خاص کمرے لے آیا۔ یہاں پیتل کی ہانڈیوں میں مختلف قسم کے زہریلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سانپ رکھے ہوئے تھے۔ سہاک نے موقع پا کر ایک ہانڈی الٹ دی۔ اس میں ایک بڑا ہی زہریلا سانپ بند تھا۔

——— سانپ پھنکار مار کر باہر نکلا مگر اسے عنبر کے جسم میں سے ناگ دیوتا کی خوشبو آئی تو وہیں تعظیم کر کے جھک گیا۔

عنبر نے سہاک کو گردن سے پکڑ لیا۔

"تمہاری کوئی چال کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ تم نے دیکھ لیا کہ اس سانپ نے تمہارا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ تم میری طاقت سے ابھی واقف نہیں ہو۔ بتاؤ وہ منتر کیا ہے؟"

سہاک نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے ہاتھ باندھ دیئے اور بولا۔

"مہاراج! مجھے شما کر دیں۔ میں آپ کی طاقت سے ناواقف تھا۔ آپ یہاں بیٹھیں میں صندوق سے خفیہ منتر نکال کر لاتا ہوں۔ میں نے اسے ایک تختی پر لکھ رکھا ہے"

عنبر نے کہا۔

"جاؤ۔ منتر والی تختی لے کر آؤ"

عنبر نے سرگوشی میں ماریا سے کہا۔

"ماریا! اس خبیث آدمی کے ساتھ جاؤ"

ماریا پہلے ہی تیار تھی۔ وہ مکار سہاک کے پیچھے پیچھے چل دی۔ سہاک اپنی حویلی کے ایک تہہ خانے میں آگیا۔ یہاں سے ایک خفیہ سرنگ حویلی کے اندر ہی اندر سے نکل کر شہر سے باہر جاتی تھی۔ مکار سہاک کا ایک گھوڑا ہمیشہ یہاں بندھا رہتا تھا کہ اگر کبھی اچانک ضرورت پڑ جائے تو وہ فرار ہو سکے۔ سہاک نے اپنے خزانے کی کوٹھڑی کو تالا لگا کر چابی جیب میں ڈالی اور گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگنے ہی والا تھا کہ ماریا نے اسے گھوڑے پر سے نیچے گرا دیا۔

سہاک حیران ہوا کہ اسے کس نے دھکا دیا۔ ماریا نے کہا۔

"شیطان سہاک! تم خفیہ منتر بتائے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتے۔ چلو۔ صندوق میں سے خفیہ منتر کی تختی نکالو۔ اور عنبر کو جا کر وہ منتر بتاؤ"

سہاک سمجھ گیا کہ جوگی مہاراج یعنی عنبر کی طاقت بہت زیادہ ہے اور اس نے کسی چڑیل کو اس کے پیچھے لگا دیا ہے۔ اس نے ایک بار پھر ایک چال سوچی اور ہاتھ باندھ کر بولا۔

"دیوی جی! جیسے آپ کہتی ہیں میں ویسے ہی کرتا ہوں"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سہاگ تہہ خانے سے نکل کر عنبر کے پاس آ گیا۔ ماریا نے کہا۔

"عنبر بھائی! یہ شیطان فرار ہو رہا تھا۔ میں اسے تمہارے پاس پکڑ لائی ہوں"

سہاگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"مہاراج! میں آپ کو خفیہ منتر بتاتا ہوں"

اس کے بعد مکار سہاگ نے ایک منتر عنبر کو بتایا اور کہا۔

"اسے دو بار پڑھ کر آپ ناگ دیوتا کے جسم پر پھونکیں گے تو اس کی کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جائے گی"

عنبر نے کہا۔

"تم ہمارے ساتھ دھوکہ تو نہیں کر رہے ہو؟"

مکار سہاگ بولا۔

"مہاراج! میں آپ کے ساتھ دھوکہ نہیں کر سکتا۔ آپ بے شک ابھی جا کر ناگ دیوتا پر یہ منتر آزمالیں۔ میں حویلی میں ہی ہوں"

مگر ناگ تو وہاں پر تھا ہی نہیں، عنبر کس پر منتر آزماتا؟ اس کو مجبوراً سہاگ کے بتائے ہوئے خفیہ منتر اعتبار کرنا پڑا۔

پھر بھی اس نے کہا۔

"یاد رکھو۔ اگر تمہارا منتر غلط نکلا تو میں یہاں واپس آ کر تمہیں ایسا سبق سکھاؤں گا۔ کہ ساری زندگی یاد کرو گے"

سہاگ عاجزی سے بولا۔

"مہاراج میرا منتر غلط نہیں ہے۔ آپ ابھی جا کر آزما کر دیکھ لیں"

عنبر نے ماریا سے کہا۔

"چلو ماریا۔ اب یہاں سے چل کر منتر کو آزماتے ہیں"

عنبر اور ماریا سہاگ کی حویلی سے باہر آ گئے۔ ماریا بولی۔

"اگر یہ منتر غلط ہوا تو ہمیں ایک بار پھر اس شیطان کے پاس آنا پڑے گا"

عنبر نے کہا۔

"ہم مجبور ہیں۔ کیا کر سکتے ہیں۔ جب تک ناگ کو تلاش نہیں کر لیتے اس خفیہ منتر کا جھوٹ سچ ظاہر نہیں ہو سکتا۔ چلو اب کارواں سرائے میں چل کر گوا جانے والے قافلے میں شامل ہو جاتے ہیں"

وہ دونوں کارواں سرائے کی طرف چلے۔ مکار سہاگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے انہیں جو خفیہ منتر بتایا تھا وہ جھوٹا منتر تھا۔ ان کے حویلی سے رخصت ہوتے ہی ٹھاکر سہاک نے اپنے خزانے کو اپنے خاص غلام کے حوالے کیا اور اپنے شاندار رتھ پر سوار ہو کر ملک مگدھ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا منتر جھوٹا نکلنے پر عنبر وغیرہ اس سے بدلہ لینے وہاں ضرور آئیں گے۔ مکار سہاک کو بڑا غصہ تھا کہ عنبر اس کے طلسم سے نکل آیا تھا۔ اب وہ یہی چاہتا تھا کہ اس کا بھائی ناگ دیوتا ساری عمر سانپ بن کر ہی رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے عنبر کو اصلی منتر نہیں بتایا تھا۔

عنبر اور ماریا کاروان سرائے میں آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ ایک قافلہ دو روز بعد وہاں سے روانہ ہونے والا ہے۔ عنبر ایک کوٹھری میں پڑ گیا۔ ماریا اس کے ساتھ ہی تھی۔

دوسرے دن عنبر نے ماریا کو سرائے میں رہنے کے لیے کہا اور خود شہر کی سیر کو نکل گیا۔ سیر کرتے کرتے عنبر راجہ کے محل کی طرف آ گیا۔ اچانک یہاں اس کو شاہی پروہت کے چیلے نے دیکھ لیا۔ چیلے نے عنبر کو پہچان لیا کہ یہ تو وہی شاہی حکیم ہے جس کو اس کے گرو پروہت نے پھانسی پر لٹکوا دیا تھا۔ پھر یہ کیسے زندہ ہو گیا؟ عنبر نے بھی

اسے دیکھ لیا تھا۔

عنبر کو خیال آیا کہ کیوں نہ شاہی پروہت کو اس کے ظلم کا بدلہ دیا جائے؟ وہ لپک کر چیلے کے سامنے آ گیا۔ چیلا عنبر کو بھوت سمجھ کر تھر تھر کانپنے لگا۔ عنبر نے کہا۔

"تمہارا گرو پروہت کہاں ہے؟"

چیلا ہکلا کر بولا۔

"مہاراج آپ زندہ ہیں؟"

عنبر نے کہا۔

"ہاں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ میں زندہ ہوں مگر میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ پروہت کہاں ہے؟"

چیلے نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"مہاراج! مجھے معاف کر دیں۔ گورو پروہت اس شہر میں نہیں ہے۔"

عنبر نے ڈانٹ کر کہا۔

"تم بکواس کرتے ہو۔"

چیلے نے بھگوان کے اوتاروں کی قسم کھا کر کہا۔

"مہاراج میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ گورو پروہت کو موہنجوداڑو گئے بارہ روز ہو گئے ہیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر بولا۔

"چلو بھاگ جاؤ یہاں سے۔"

چیلے نے جھک کر سلام کیا اور بولا۔

"مہاراج آپ زندہ کیسے ہو گئے؟"

عنبر مسکرایا۔

"یہ ایک راز ہے جو تمہیں نہیں بتایا جا سکتا۔"

واپس سرائے میں آکر عنبر نے ماریا کو یہ واقعہ بتایا تو وہ بہت ہنسی۔ دوسرے روز وہ ایک قافلے میں شریک ہو گئے۔ اور قافلہ صبح صبح گوا کے شہر کی طرف اپنے لمبے سفر پر روانہ ہو گیا۔ انہیں پتہ چلا کہ یہ قافلہ راستے میں پہلے ہڑپہ میں رکے گا۔ پھر اس کا قیام موہنجو دڑو کے شہر میں ہو گا۔ اور وہاں سے چل کر کاٹھیاواڑ اور سورت سے ہوتا ہوا ایک ماہ میں گوا کے بندرگاہی شہر میں پہنچے گا۔

دوسری طرف تھیوسانگ بھی ایک قافلے کے ساتھ دیپالی کی طرف آرہا تھا۔ اس کے قافلے نے بھی موہنجو دڑو میں دو روز ٹھہرنا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ سفر کی منزلیں طے کرتا عنبر کا قافلہ جس روز موہنجو دڑو کے قدیم ترین شہر میں پہنچا۔ تھیوسانگ کا قافلہ اس سے اگلے روز موہنجو دڑو میں پہنچنے والا تھا۔

عنبر اور ماریا کا قافلہ موہنجو دڑو کی ایک بہت بڑی سرائے کے صحن میں جا کر رک گیا۔ مسافر سفر کی تھکان اتارنے کے لیے سرائے کے ——— برآمدوں اور کوٹھڑیوں میں لیٹ گئے۔ اونٹوں اور گھوڑوں کو چارہ ڈالا گیا۔ عنبر نے کہا۔

"ماریا! وہ بدخصلت پروہت اسی شہر میں ہے تو کیوں نہ فوراً اس کی خبر لی جائے؟"

ماریا نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا خیال ہے۔ چلو اسے تلاش کرتے ہیں۔ قافلے کو تو ابھی دو روز یہاں قیام کرنا ہے۔"

عنبر اور ماریا موہنجو دڑو کے شہر میں نکل آئے۔ اس زمانے کا موہنجو دڑو کا شہر آج کی طرح کا کھنڈر نہیں تھا۔ بلکہ ایک بہت بڑا شہر تھا جس کی سڑکیں کشادہ تھیں اور کنارے کنارے چار چار منزلہ حویلیاں کھڑی تھیں۔ گلی کوچوں میں بہت رونق تھی۔ لوگ آجا رہے تھے۔ دکانیں کھلی تھیں اور لوگ سودا وغیرہ خرید رہے تھے۔

ماریا نے کہا۔

"پروہت اگر اسی شہر میں ہے تو ضرور کسی مندر میں ٹھہرا ہوا ہو گا۔ اسے کسی مندر میں چل کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تلاش کرنا چاہیئے"

عنبر بولا۔

"بات تو تم نے ٹھیک ہے"

اور وہ مندر کی تلاش میں چل پڑے۔

انہوں نے کئی ایک مندر دیکھے مگر وہ پروہت انہیں کہیں نظر نہ آیا۔

ناکام ہو کر عنبر ماریا واپس سرائے کی طرف آ رہے تھے کہ ان کی نگاہ ایک تالاب پر پڑی۔ وہاں کچھ جوگی بیٹھے تھے۔ کچھ تالاب میں نہا رہے تھے۔ ماریا نے کہا۔

"ایک نظر ان جوگیوں پر بھی ڈال لیتے ہیں"

وہ تالاب کے پاس آئے تو عنبر نے پروہت کو پہچان لیا۔ وہ جوگیانہ لباس پہنے، اپنے سامنے کوڑیاں اور پھول رکھے عورتوں پر دم کر رہا تھا۔ اس نے چاندی کے سکوں کا ایک ڈھیر اپنے پاس لگا رکھا تھا۔ عنبر اس کے سامنے آ گیا۔

پروہت کی نظر عنبر پڑی تو اس کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے عنبر کو پہچان لیا تھا کہ یہ وہی شاہی حکیم ہے۔ جس کے مکان میں اس نے جادو کے آلات رکھوا کر اسے پھانسی پر لٹکوا دیا تھا۔ مگر یہ زندہ کیسے ہو گیا؟ عنبر نے کہا۔

"مہاراج! مجھے بھی دم کر دیں۔ مجھے یہ بیماری ہے

کہ مر کر پھر زندہ ہو جاتا ہوں"

پروہت کا جسم خوف سے لرزنے لگا۔ سمجھ گیا کہ شاہی حکیم کا بھوت ہے، جو انسانی شکل اختیار کر کے اس سے بدلہ لینے آ گیا ہے۔ وہ ایک دم سے اٹھا اور ایک طرف کو دوڑ پڑا۔ عنبر اپنی جگہ کھڑا رہا۔ اس نے ماریا سے کہا۔

"ذرا اسے پکڑو"

ماریا چھلانگ لگا کر فضا میں اچھلی اور اڑ کر پروہت کے سر پر جا پہنچی۔ اس نے پروہت کی گردن پر ایک مکا مارا۔ پروہت دھڑام سے زمین پر گر پڑا اور گڑگڑانے لگا۔

"مجھے بخش دو۔ میری جان بخش دو"

عنبر اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔ اس نے پروہت کو زمین پر سے اٹھایا اور کہا۔

"تمہاری جان صرف ایک شرط پر بخشی جا سکتی ہے کہ سوریہ دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ آئندہ تم کسی انسان کے ساتھ دھوکہ نہیں کرو گے۔ کسی کی جان نہیں لو گے"

عنبر جانتا تھا کہ جب ایک برہمن سوریہ دیوتا کی قسم کھا لیتا ہے تو وہ اپنے وعدے پر قائم رہتا ہے۔ پروہت نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہاتھ باندھ کر کہا۔

"مہاراج! میں سوریہ دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ ساری زندگی کسی سے دھوکہ نہیں کروں گا۔ کسی کی بھی جان نہیں لوں گا۔"

عنبر نے کہا۔

"جاؤ۔ اب یہاں سے دفع ہو جاؤ۔"

پروہت لنگڑاتا ہوا ایک طرف کو چل دیا۔

ماریا کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ اس کی ہنسی کی آواز کو پاس کھڑے لوگوں اور عورتوں نے بھی سنا جو پروہت کی گت بنتے دیکھ کر وہاں جمع ہو گئے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ عورت کے قہقہے کی آواز تو آ رہی تھی مگر عورت وہاں پر کوئی نہیں۔ وہ بھی ڈر کر بھاگ گئے۔ عنبر اور ماریا واپس اپنی کاروان سرائے میں آ گئے۔

رات انہوں نے سرائے میں بسر کی۔ دوسرے روز تھیوسانگ کا قافلہ بھی موہنجوداڑو کے شہر میں پہنچ گیا۔ اس کا قافلہ شہر کے شمال کی جانب ایک دوسری کاروان سرائے میں اترا تھا۔

اچانک عنبر نے چونک کر ماریا سے کہا۔

"ماریا تم فضا میں ایک مانوس خوشبو سونگھ رہی ہو؟"

ماریا نے گہرا سانس کھینچ کر کہا۔

"عنبر یہ تو تھیوسانگ کی خوشبو ہے۔"

"ہاں۔" عنبر خوش ہو کر بولا "اس کا مطلب ہے تھیوسانگ اس شہر میں ہے۔"

ماریا بے تابی سے بولی۔

"مگر اس سے پہلے اس کی خوشبو ہمیں کیوں نہیں آئی؟"

عنبر نے کہا۔

"یقیناً وہ ابھی ابھی اس شہر میں داخل ہوا ہے یقیناً کوئی قافلہ شہر میں اترا ہو گا۔"

عنبر کاروان سرائے کے مالک کے پاس دوڑ کر گیا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی دوسری سرائے بھی ہے؟ مالک نے کہا۔

"ہاں بھائی! شمال کی طرف ایک دوسری کاروان سرائے ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"کیا وہاں کوئی قافلہ آیا ہے؟"

سرائے کا مالک بولا۔

"ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی وہاں ملک گو سے ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قافلہ آکر اترا ہے۔ یہ قافلہ ویشالی شہر کی طرف جا رہا ہے۔"

عنبر وہاں سے ہٹ گیا اور اکیلی جگہ پر جاکر بولا۔

"ماریا؟"

ماریا اس کے قریب ہی کھڑی تھی۔ بولی۔

"میں نے سب کچھ سن لیا ہے۔ چلو شہر کے شمال میں جو کاروان سرائے ہے وہاں چلتے ہیں۔"

عنبر نے شمالی سرائے کا راستہ معلوم کیا۔ اور ادھر کو تیز تیز قدم اٹھاتا چل پڑا۔ جوں جوں وہ کاروان سرائے کے قریب ہو رہا تھا۔ اسے تھیوسانگ کی خوشبو تیز محسوس ہو رہی تھی۔

"ماریا! تھیوسانگ اسی قافلے کے ساتھ آیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ آگیا۔"

ماریا نے کچھ اداس ہو کر کہا۔

"مگر عنبر بھائی! تھیوسانگ کے ساتھ کیٹی کی خوشبو نہیں ہے۔"

عنبر بولا۔

"کیٹی کی خوشبو مجھے بھی نہیں آ رہی۔ بہر حال تھیوسانگ سے مل کر ہی معلوم ہو گا کہ وہ کہاں رہ گئی ہے۔"

عنبر اور ماریا شمالی سرائے میں آ گئے تو دیکھا کہ سرائے کے

سامنے میدان میں ایک قافلہ اترا ہوا ہے۔ گھوڑے گدھے اور اونٹ آرام کر رہے ہیں۔ مسافر کھانے پینے اور نہانے میں مصروف ہیں۔ عنبر اور ماریا تھیوسانگ کی خوشبو لیتے ایک کوٹھڑی کے پاس آ گئے۔ خوشبو اس کوٹھڑی کے اندر سے آ رہی تھی۔ کوٹھڑی کا دروازہ بند تھا۔

عنبر نے دروازے پر دستک دی تو اندر سے تھیوسانگ کی آواز آئی۔

"اگر عنبر ماریا ہو تو آ جاؤ۔ مجھے بھی تمہاری خوشبو آ گئی ہے۔"

عنبر ماریا دروازہ کھول کر کوٹھڑی میں آ گئے۔ وہاں تھیوسانگ چارپائی پر بیٹھا تھا۔ عنبر اور تھیوسانگ گلے مل گئے۔

"تھیوسانگ! تم سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔"

تھیوسانگ بولا۔

"ماریا بہن! تمہاری تیز خوشبو بتا رہی ہے کہ تم بھی میرے پاس ہی کھڑی ہو۔ ایک مدت کے بعد تم لوگوں کی خوشبو آئی ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہ خوشبو میری طرف بڑھ رہی ہے تم ضرور میری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرف آ رہے ہو۔ اسی لیے میں یہاں بیٹھا رہا۔ کہ باہر نکل کر اس خوشبو سے محروم نہ ہو جاؤں"

ماریا نے کیٹی کے بارے میں پوچھا تو تھیو سانگ بولا۔

"یہ بڑی دردناک کہانی ہے"

پھر اس نے عنبر اور ماریا کو اپنی ساری کہانی سنائی اور آخر میں ناگ کے بارے میں پوچھا۔ عنبر نے جب اسے بتایا کہ ناگ کی طاقت ایک مکار سپیرے نے چھین لی تھی اور پھر کس طرح وہ کچھوے کے پیٹ میں چلا گیا۔ تو تھیو سانگ چونک کر بولا۔

"وہ کچھوا کتنا بڑا تھا؟"

عنبر نے کہا۔

"اتنا بڑا کچھوا آج تک میں نے نہیں دیکھا"

ماریا بولی۔

"ہمیں دادا سانپ نے بتایا ہے کہ ناگ گوا کی بندرگاہ پر سمندر میں کچھوے کے پیٹ میں موجود ہے"

تھیو سانگ نے پریشان ہو کر کہا۔

"میں نے اس کچھوے کو دیکھا ہے"

"کہاں؟" عنبر نے جلدی سے پوچھا۔

پھر تھیو سانگ نے سارا واقعہ سنایا کہ کس طرح سمندری سفر میں انہوں نے ایک بہت بڑے کچھوے کو دیکھا اور جہاز کے کپتان نے اسے جال ڈال کر پکڑ لیا اور اسے اپنے ساتھ گوا کی بندرگاہ پر لے آیا۔

عنبر بولا۔

"اس کا مطلب ہے دادا سانپ نے سچ کہا تھا"

پھر وہ تھیو سانگ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

"تھیو سانگ! ہمیں فوراً واپس گوا جانا ہوگا۔ اور اس کچھوے کو حاصل کرنا ہوگا۔ ناگ اس کے پیٹ میں ہے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مکّار کاہن

تھیو سانگ نے کہا۔

"کچھوا جہاز کے کپتان ساگا کے پاس ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اِسے بندرگاہ پر پہنچ دے گا۔"

ماریا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ وہی کچھوا ہے اور وہ بندرگاہ پر ہی ہو گا۔ ہم وہاں سے معلوم کر لیں گے۔"

تھیو سانگ نے کچھ پریشان ہو کر کہا۔ کہ ساگا کپتان تو جہاز لے کر واپس جا چکا ہو گا۔" عنبر نے کہا۔

"ہمیں بندرگاہ سے کچھوے کا سراغ مل جائے گا۔ ساگا کپتان نے اسے وہیں کسی کے پاس فروخت کیا ہو گا۔"

ماریا نے کہا۔

"اگر ہم قافلے کے ساتھ واپس گوا گئے تو ہمیں ایک مہینہ لگ جائے گا۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"میں اور عنبر تمہاری طرح ہوا میں نہیں اُڑ سکتے۔ ہمیں تو پیدل ہی چلنا پڑے گا۔ قافلے کے ساتھ نہ بھی گئے تو ایک ماہ لگ جائے گا۔"

عنبر کو ایک خیال سُوجھا۔ اس نے کہا۔

"ماریا! ایسا کرتے ہیں کہ تم پہلے چلی چلو۔ تم ہوا میں اُڑ سکتی ہو اس لیے جلدی گوا پہنچ جاؤ گی تھیو سانگ تمہیں وہاں مارجیا کے گھر کا پتہ بتا دے گا۔ تم اس سے مل کر بندرگاہ پر وہ دکان تلاش کرو۔ جہاں ناگ والا کچھوا فروخت کیا گیا تھا۔ ہم بعد میں مارجیا کے مکان پر پہنچ جائیں گے۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"اچھا خیال ہے۔ ماریا کو پہلے چلے جانا چاہیئے۔ اس طرح سے وقت ضائع نہیں ہو گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کچھوا وہاں سے بھی کسی طرف نکل جائے۔"

آخر یہی فیصلہ ہوا کہ ماریا ان سے پہلے گوا کے شہر کی طرف روانہ ہو۔ تھیو سانگ نے ماریا کو مارجیا کے مکان کا پتہ بتایا اور کہا۔

"وہ بڑی بہادر لڑکی ہے۔ تم کو غائب پا کر وہ ڈر نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائے گی۔ تم کہہ دینا کہ تم کسی طلسم کی وجہ سے غائب ہو۔ کیونکہ ناگ کو تلاش کرنا بہت ضروری ہے۔"

عنبر نے ماریا کو وہ خفیہ منتر بھی بتا دیا جو ٹھاکر سہاک نے اسے بتایا تھا اور جس کو ناگ پر پھونکنے سے اس کی کھوئی ہوئی طاقت واپس آ سکتی تھی۔ ان میں سے کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ منتر جھوٹا ہے۔ ماریا نے خفیہ منتر یاد کر لیا۔ عنبر نے کہا۔

"اگر تمہیں کچھوا مل جائے تو کسی طرح اس کے پیٹ میں ناگ کو نکال کر اس پر یہ خفیہ منتر پھونک دینا تاکہ اس کی طاقت واپس آ جائے اور پھر تم مارجیا کے گھر پر رہ کر میرا اور تھیوسانگ کا انتظار کرنا۔ ہم جلد ہی تم سے آن ملیں گے۔"

چنانچہ ماریا اکیلی ہی عنبر اور تھیوسانگ سے جدا ہو کر شہر گوا کی طرف روانہ ہو گئی اور عنبر اور تھیوسانگ گوا جانے والے قافلے میں شریک ہو کر گوا کی طرف چل پڑے۔

ماریا درختوں کے اوپر ہوا میں بلند ہو کر اڑتی جا رہی تھی۔ اس کی رفتار کسی تیز رفتار عقاب جتنی تھی۔ شام کو موہنجوداڑو کی کاروان سرائے سے چلی تھی۔ ساری رات وہ ہوا میں اڑتی چلی گئی۔ اس کا رخ مغرب کی طرف تھا۔ تھیوسانگ نے اسے

یہی راستہ بتایا تھا۔ سورج نکلا تو ماریا نے دیکھا کہ وہ ایک گھنے جنگلوں والی پہاڑیوں کے اوپر سے گزر رہی تھی۔ ہوا میں اڑنے کا ماریا کو بہت تجربہ تھا۔ اس نے اپنی رفتار تیز کر دی۔

دوپہر کے وقت اسے دور سمندر نظر آنے لگا۔

جب وہ قریب پہنچی تو اس نے دیکھا کہ سمندر کے کنارے ایک شہر آباد ہے۔ ماریا اس شہر کے اندر ایک بازار کے کونے پر اتر آئی۔

اب اسے یہ معلوم کرنا تھا کہ یہ کون سا شہر ہے۔ چلتے چلتے وہ بندرگاہ پر جا پہنچی۔ یہاں اس زمانے کی زبان میں شہر کا نام لکھا تھا۔ یہ گوا کا شہر تھا۔

ماریا بڑی خوش ہوئی۔ وہ ٹھیک منزل پہ پہنچ گئی تھی۔

پھر وہ تھیوسانگ کے بتائے ہوئے نشانوں کا سراغ لگاتی ایک حویلی کے سامنے آ گئی۔ یہی وہ مارجیا کے باپ کی حویلی تھی۔ تھیوسانگ نے اسے مارجیا کا حلیہ بھی بتا دیا تھا۔ ماریا کو بھلا کون روک سکتا تھا۔ وہ حویلی میں داخل ہو گئی مگر اس حلیے کی لڑکی وہاں پر نہیں تھی۔

حویلی سے باہر آ کر ماریا ایک طرف جانے لگی تھی کہ اس نے دیکھا کہ مارجیا کے حلیے کی ایک لڑکی پالکی میں بیٹھی آ رہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ پالکی غلاموں نے اُٹھا رکھی تھی۔ اس زمانے میں امیر لوگوں کے پاس موٹر کاریں تو ہوتی نہیں تھیں۔ چنانچہ ان کی بہو بیٹیاں پالکیوں میں بیٹھ کر شہر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جایا کرتیں تھیں۔

پالکی حویلی کی ڈیوڑھی میں رکھ دی گئی۔

ماریا پالکی کے ساتھ ساتھ تھی۔ مارجیا پالکی سے اُتر کر اوپر اپنے کمرے میں آگئی۔ کمرے میں فرش پر قالین بچھا تھا۔ ایک بڑا سا پلنگ دیوار کے ساتھ لگا تھا۔ دیوار پر تانبے کے دو منقش تھال سجے ہوئے تھے۔ طاق میں شمع دان رکھا ہوا تھا۔ مارجیا لکڑی کی رنگین کرسی پر کھڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور رومال پر پھول کاڑھنے لگی۔

یہ بڑا مناسب موقع تھا۔ ماریا اس کے قریب ہی کھڑی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اس پر اپنا آپ کس طرح ظاہر کرے۔

اس نے سوچا کہ کیوں نہ وہ زندہ حالت میں اس کے پاس آئے؟ ماریا ایسا بہت ہی کم کیا کرتی تھی مگر اب اس نے یہی فیصلہ کیونکہ خواہ مخواہ مارجیا کو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ کسی طلسم کی وجہ سے غائب ہو گئی ہے۔

پس ماریا کمرے سے نکل کر حویلی کے باہر آگئی۔ حویلی کے سامنے ایک چھوٹا سا باغیچہ تھا۔ ماریا وہاں ایک درخت کی اوٹ میں آکر کھڑی ہو گئی۔ اس نے ایک خاص منتر پڑھ کر سانس کھینچا تو وہ زندہ حالت میں ظاہر ہو گئی۔ ماریا نے دیکھا کہ وہ بڑے خوب صورت ریشمی لباس میں ملبوس تھی۔ اس کے سنہری بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ پاؤں میں چمڑے کی سینڈل تھی۔ گلے میں سفید موتیوں کی مالا تھی۔

ماریا نے حویلی کی ڈیوڑھی میں آکر دربان سے کہا کہ مارجیا اسی گھر میں رہتی ہے؟ دربان نے کہا۔

"ہاں بی بی جی۔ مگر آپ کون ہیں؟"

ماریا نے کہا۔

"میں سورت کے سوداگر کی بیٹی ہوں۔ مارجیا سے ملنے آئی ہوں"

دربان نے اوپر جاکر مارجیا کو بتایا کہ شہر سورت سے کوئی سنہرے بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکی اس سے ملنے آئی ہے۔ مارجیا نے تعجب سے کہا۔

"ارے سورت میں تو کسی عورت کی آج تک نیلی آنکھیں اور سنہری بال نہیں دیکھے۔ چلو۔ اسے اوپر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھیج دو۔"

ماریا جب مارجیا کے کمرے میں آئی تو مارجیا اس کی خوب صورتی دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ اس نے اتنی حسین لڑکی آج سے پہلے نہیں دیکھی تھی۔

○

مارجیا نے ماریا کو کرسی پیش کی اور خود پلنگ پر جا بیٹھی۔

"تم مجھ سے ملنے آئی ہو؟"

"ہاں" ماریا نے کہا "میں تھیوسانگ کی بہن ہوں جو تمہیں جزیرے کی کھاڑی سے نکال کر لایا تھا۔"

مارجیا نے ماریا کو اٹھ کر گلے لگا لیا۔

"پھر تم میری بہن۔ کیا نام ہے تمہارا؟"

"ماریا"

"بڑا پیارا نام ہے۔ تھیوسانگ بھائی تو اچھا ہے کیا وہ بھی سورت آ گیا ہے؟" مارجیا نے پوچھا۔

ماریا بولی۔

"بہن مارجیا۔ تمہیں یاد ہے تم لوگ جہاز پر سفر کر رہے تھے تو جہاز کے کپتان ساگا نے سمندر میں سے ایک کچھوا پکڑا تھا؟"

مارجیا بولی:

"ہاں ہاں مجھے یاد ہے۔ وہ بہت بڑا کچھوا تھا"

ماریا نے کہا۔

"اور تمہیں یہ بھی یاد ہو گا کہ جہاز کے کپتان نے کہا تھا کہ وہ یہ کچھوا بندرگاہ پر جا کر فروخت کر دے گا۔"

"ہاں مجھے یہ بھی یاد ہے۔" مارجیا بولی۔

ماریا نے کہا۔

"تو بس ہمیں اسی کچھوے کی ضرورت ہے۔"

مارجیا ہنس پڑی۔

"اری ماریا بہن! تم لوگ کچھوے کو لے کر کیا کرو گے؟"

ماریا نے کہا۔

"یہ مت پوچھو مارجیا۔ بس تم میرے ساتھ چل کر وہ دکان ڈھونڈ دو جہاں کپتان نے کچھوا فروخت کیا ہو گا۔"

مارجیا کہنے لگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھ ضرور چلوں گی۔ بندرگاہ پر کچھ ایسی دکانیں ہیں۔ جہاں لوگ آ کر سنہری مچھلیاں، گھونگھے اور چھوٹے کچھوے خرید کر لے جاتے ہیں۔ ضرور وہ بڑا کچھوا بھی وہیں کسی دکان میں ہو گا۔"

مارجیا نے ماریا کو اپنے ساتھ پالکی میں بٹھایا اور بندرگاہ کی بڑی مارکیٹ میں آ گئی۔ یہاں بڑا رش تھا۔ مارجیا ایک دکان پر گئی۔ جہاں سنہری مچھلیاں اور کچھوے بک رہے تھے۔ مارجیا نے دکاندار سے پوچھا کہ کیا اس کے پاس کوئی بڑا کچھوا ہو گا۔

دکاندار نے کہا۔

"میرے پاس تو نہیں لیکن کونے والی دکان پر پچھلے دنوں ایک بہت بڑا کچھوا آیا تھا۔ میں نے اسے خود دیکھا تھا بہت بڑا کچھوا تھا۔ دو دن تک لوگ اسے دیکھنے آتے رہے۔"

ماریا اور مارجیا تیزی سے کونے والی دوکان پر گئیں۔ دکان پر انہیں ایسا کوئی کچھوا نظر نہ آیا۔ مارجیا نے دکاندار سے کچھوے کے بارے میں دریافت کیا تو دکاندار نے مارجیا پر ایک تیز نگاہ ڈالی اور بولا۔

"میرا پہلے ہی بہت نقصان ہوا ہے۔ کیا تم میرے زخموں پر نمک چھڑکنے آئی ہو؟"

مارجیا نے پوچھا کہ اس کا کیا نقصان ہوا ہے۔ دکاندار آہ بھر کر بولا۔

"میں نے بڑا کچھوا جہاز کے کپتان سے بھاری رقم دے کر خریدا تھا کہ اسے بھاری منافع پر آگے بیچ دوں گا۔ لیکن میری قسمت ہی خراب تھی۔ شاہی مندر کا کاہن اعظم آیا اور بادشاہ کا حکم نامہ دکھا کر وہ کچھوا مفت ہی مجھ سے لے گیا۔ اب میرا نقصان کون پورا کرے گا؟"

مارجیا چپ ہو گئی۔ اس نے الگ ہو کر ماریا سے کہا۔

"اب کیا کیا جائے؟ کچھوا تو بادشاہ کا کاہن لے گیا ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"وہ کچھوا کس لیے لے گیا ہے؟"

مارجیا ہونٹ سکیڑ کر بولی۔

"ہو سکتا ہے کاہن اعظم نے بادشاہ کے محل کے تالاب میں اسے چھوڑنا ہو۔"

ماریا فکرمند ہو کر بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اب کیا کیا جائے؟"

مارجیا نے کہا۔

"ماریا بہن! آخر تم اس کچھوے کے لیے اتنی پریشان کیوں ہو۔ دفع کرو کچھوے کو۔"

اب ماریا نے کہا۔

"مارجیا بہن بات یہ ہے کہ اس کچھوے کے پیٹ میں ہمارا ایک ایسا پالتو سانپ ہے۔ جس کے منہ میں ہمارا خاندانی مہرہ ہے۔ میں اور تھیوسانگ اور عنبر بھائی اس مہرے کے لیے پریشان ہیں۔ خاندانی مہرہ ہے گم ہو گیا تو ہمارا بڑا نقصان ہو گا۔"

مارجیا سوچ میں پڑ گئی۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر ہمیں اس کچھوے کے پیٹ میں سے سانپ کو نکال کر لانا ہو گا۔ مگر یہ کام ہمارے لیے تو ناممکن ہے۔ بادشاہ کے محل میں ہم کیسے جا سکتے ہیں؟"

ماریا پالکی میں بیٹھ کر مارجیا کے گھر واپس آ گئی۔ اس نے خود بادشاہ کے محل میں جانے کا منصوبہ بنایا۔ ظاہر ہے وہی غیبی حالت میں بادشاہ کے محل میں بغیر کسی رکاوٹ

کے داخل ہو سکتی تھی۔ مگر اس نے مارجیا کو بالکل نہ بتایا کیونکہ ماریا نے اپنی حالت مارجیا سے پوشیدہ رکھی تھی اور یہ راز اس پر ظاہر نہ کیا تھا۔

ماریا نے مارجیا سے بادشاہ کے محل کا راستہ معلوم کر لیا تھا۔ وہ عنبر اور تھیوسانگ کے آنے سے پہلے ناگ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانا چاہتی تھی۔ رات گزارنے کے بعد ماریا نے مارجیا سے کہا کہ وہ ذرا شہر کی سیر کو جا رہی ہے۔ مارجیا بھی اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔ مگر ماریا نے کہا کہ وہ اکیلی سیر کرنا چاہتی ہے چنانچہ ماریا حویلی سے نکل کر بادشاہ کے محل کی طرف روانہ ہو گئی۔ ابھی تک وہ غائب نہیں ہوئی تھی۔ راستے میں ایک پارک آیا جس میں ناریل کے درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ ماریا اس جھنڈ میں آ گئی۔

یہاں ماریا نے اپنے آپ کو غائب کر لیا۔ اب وہ غیبی حالت میں بادشاہ کے محل کی طرف روانہ ہو گئی۔ اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بادشاہ کا محل آ گیا۔ بڑا شاندار محل تھا۔ اونچے اونچے مینار تھے۔ بہت بڑا دروازہ تھا۔ جس پر پہرہ لگا تھا۔ ماریا بڑے آرام سے پہرے داروں کے درمیان سے ہو کر محل میں داخل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو گئی۔ سامنے ایک باغ تھا۔ ماریا نے دیکھا کہ محل کے پیچھے ایک بہت بڑا تالاب ہے۔ وہ اس تالاب پر آگئی۔

جھاڑیوں میں اس کی نظر ایک بہت بڑے کچھوے پر پڑی۔ ماریا لپک کر اس کے پاس آئی تو دھک سے رہ گئی۔ کیونکہ کچھوا مر چکا تھا۔ وہ زمین پر اُلٹا پڑا تھا اور اس کا پیٹ کھلا تھا۔ صاف لگ رہا تھا کہ کسی نے اس کے پیٹ کو کھول کر اس میں سے سانپ نکال لیا ہے۔

ماریا نے کچھوے کی لاش کو وہیں چھوڑا اور اب کاہن اعظم کی تلاش میں چلی۔ کیونکہ اسے یقین تھا یہ کام کاہن اعظم کے سوا اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ اس نے ضرور اپنے علم کے زور پر معلوم کر لیا گیا ہوگا کہ کچھوے کے پیٹ میں ایک انمول سانپ موجود ہے۔

شاہی محل کے باغیچے میں ماریا کو مندر دکھائی دیا۔ وہ اس مندر میں آگئی۔ یہ کافی بڑا مندر تھا اور بھکشو لوگ اندر کسی بُت کی پوجا کر رہے تھے۔ اس بت کی شکل آدھی بلی کی اور آدھی اُلو کی تھی۔

ماریا مندر کے دالان میں گھومتی پھرتی ایک راہ داری میں سے گزر رہی تھی کہ اس نے ایک زرد لباس والے اونچے لمبے آدمی کو دیکھا جس کا سر مُنڈا ہوا تھا۔ اس کے

ہاتھ میں پھولوں کی مالا تھی اور چار بھکشو اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ یہی کاہن اعظم ہو سکتا تھا۔

ماریا اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ ماریا نے محسوس کیا کہ اس زرد پوش آدمی نے چونک کر فضا میں دیکھا ہے۔ مگر ماریا نے کوئی خیال نہ کیا۔ زرد پوش کاہن اعظم تھا۔ وہ بڑے بت کے سامنے جا کر رُک گیا۔ اس نے پھولوں کی مالا بت کے پاؤں میں رکھ دی۔ اور دوسرے بھکشوؤں کے ساتھ بھجن گانے لگا۔

بھجن گانے کے بعد وہ واپس چلا تو اس کے ساتھ صرف ایک ہی بھکشو تھا۔ وہ دونوں اپنی کوٹھری میں داخل ہو گئے۔ ماریا بھی ان کے ساتھ ہی کوٹھری میں داخل ہو گئی۔

کاہن اعظم نے اپنے ساتھی بھکشو سے کہا۔

"شترو! مجھے لگتا ہے کہ کوئی آسمانی روح ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔"

ماریا چونک پڑی۔ اس کاہن اعظم نے اس کی موجودگی کو محسوس کر لیا تھا۔ ماریا ذرا سمٹ کر پیچھے ہو گئی۔

شترو بولا۔

"مہاراج! ضرور یہ کوئی اچھی روح ہو گی۔ جو ہماری مدد کرنے آئی ہو گی۔"

کاہن اعظم نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا اور بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن ہمیں چوکس رہنا ہوگا۔ کیونکہ یہ سانپ اگر ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو پھر ہمارے سارے خواب اُدھورے رہ جائیں گے۔"

شترو نے کہا۔

"مہاراج! آپ کے پاس ایسے ایسے منتر ہیں کہ اگر پڑھ کر سانپ کے مٹکے کے اردگرد پھونک دیں تو دیوتا لوگ بھی وہاں داخل نہیں ہو سکتے۔ پھر آپ کیوں گھبراتے ہیں۔"

کاہن بولا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں نے ایک زبردست منتر پڑھ کر جس جگہ سانپ کا مٹکا رکھا ہے وہاں چاروں طرف پھونک دیا ہے اور اس جگہ کوئی آسمانی روح بھی داخل نہیں ہو سکتی پھر بھی ہمیں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ہم اس سانپ کی مدد سے ایسی طاقت حاصل کرنے والے ہیں۔ جس کی مدد سے ہم مُردہ لوگوں کو دوبارہ زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

ماریا یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ اس کاہن اعظم نے یقیناً

ناگ ہی کو مٹکے میں ڈال رکھا تھا اور اس کی مدد سے کوئی ایسا عمل کرنے والا تھا کہ اسے مُردوں کو زندہ کرنے کی طاقت مل جائے۔

ماریا اب یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ ناگ کو ان لوگوں نے کس مقام پر چھپا رکھا ہے۔ تاکہ وہ اپنے طور پر ناگ کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کرتی۔ مگر ان کی باتوں سے ماریا کو یہ پتہ نہ چل سکا۔ کاہن اعظم کا چیلا شترو اس کے پاس بیٹھ گیا۔ کاہن اعظم ایک پرانی کتاب کھول کر اگر بتی جلا کر پڑھنے لگا۔ چند سیکنڈ تک وہ کتاب کے پرانے اوراق اُلٹ پلٹ کرتا رہا۔ پھر ایک ورق کو غور سے پڑھنے کے بعد اپنے چیلے شترو سے بولا۔

"شترو! ہم انسانی سانپ پکڑنے میں تو کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن اب ہمیں ایک ایسی لڑکی کی ضرورت ہے جس کی آنکھوں کا رنگ سمندروں کی طرح نیلا ہو۔"

شترو بولا۔

"مہاراج ہمارے ملک ہند
آنکھوں والی لڑکیاں نہیں ہے
سے لائیں گے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاہن اعظم نے سانس لیا اور بولا۔

"یہی سب سے بڑی رکاوٹ ہمارے راستے میں ہے۔ ہمیں ہر حالت میں نیلی آنکھوں والی لڑکی حاصل کرنی ہوگی۔ اس کے بغیر ہم اپنے طلسمی عمل کو پورا نہیں کر سکتے۔"

ماریا کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ وہ خود ان کے پاس چلی آئے۔ ماریا کو ان کی باتوں سے یہ بالکل علم نہ ہو سکا کہ یہ لوگ نیلی آنکھوں والی لڑکی سے کس قسم کا کام لینا چاہتے ہیں۔ مگر یہ ناگ کو بچانے اور اسے وہاں سے نکال لے جانے کا سوال تھا۔ ماریا تیار ہو گئی۔ کاہن اعظم تھوڑی دیر بعد اشنان کرنے کا کہہ کر شاہی محل کی دیوار کے پیچھے بہنے والی مقدس ندی کی طرف چلا گیا

ماریا وہاں سے اڑتی ہوئی اس سے پہلے ندی پر جا پہنچی۔

ندی پر پہنچتے ہی اس نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔ اب وہ ایک خوب صورت بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکی کی شکل میں تھی۔ ماریا نے وہیں سوکھے پتوں اور درخت کی سوکھی شاخوں کو توڑ کر اس کا گٹھا بنایا اور اپنے سر پر اٹھا کر ندی کے کنارے کنارے اس طرف چلنے لگی جہاں کاہن اعظم

پانی میں اتر کر نہا رہا تھا۔

کاہن اعظم نے زرد دھوتی اپنے جسم پر لپیٹ رکھی تھی اور آسمان کی طرف چلو بھر بھر کر پانی اچھالتے ہوئے اشلوک پڑھ رہا تھا۔ ماریا اس کے قریب سے گنگناتی ہوئی گزری تو جان بوجھ کر کاہن سے پوچھا۔

"مہاراج! سوکھی لکڑیاں جلانے کے لیے لیں گے غریب لڑکی ہوں۔ صبح سے بھوکی ہوں۔"

کاہن اعظم نے آنکھیں کھول کر ماریا کو دیکھا تو خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ جس نیلی آنکھوں والی لڑکی کی اسے تلاش تھی وہ اس کے سامنے سوکھی شاخوں کا گٹھا اٹھائے کھڑی تھی۔ کاہن ندی سے باہر نکل آیا۔ اس نے کہا۔

"بیٹی تم محنت مزدوری کیوں کرتی ہو۔ کیا تمہارے ماں باپ یا بھائی نہیں ہیں؟"

ماریا نے اداس آواز بنا کر کہا۔

"مہاراج! میں یتیم لڑکی ہوں۔ اپنی پھوپھی کی جھونپڑی میں رہتی ہوں۔ وہ مجھے مارتی ہے۔ اور بہت تھوڑا کھانے کو دیتی ہے۔ جنگل میں لکڑیاں چن کر گزارہ کرتی ہوں۔"

کاہن نے ماریا کے سر سے سوکھی شاخوں کا گٹھا اتروا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیا اور بولا۔

"اسے پھینک دو بیٹی اور میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں اپنی بیٹی بنا کر اپنے پاس رکھوں گا۔ بس تم میرا کھانا پکا دیا کرنا۔ کیا تمہیں منظور ہے؟"
ماریا نے خوش ہو کر کہا۔

"مہاراج! میں تو پہلے ہی اپنی پھوپھی کے ظلم سے تنگ آ چکی ہوں۔ میں خوشی سے آپ کی بیٹی بن کر رہوں گی۔ اور آپ کی خدمت کیا کروں گی۔"

کاہن اعظم بڑا خوش ہوا۔ قدرت نے بیٹھے بٹھائے اس کی زندگی کا بہت بڑا مقصد پورا کر دیا تھا۔ اسے اتنی آسانی سے نیلی آنکھوں والی لڑکی ہرگز نہیں مل سکتی تھی۔ اس نے ماریا کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"آج سے تم ہماری بیٹی ہو۔ چلو ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلو۔ ہاں۔ تمہارا نام کیا ہے بیٹی؟"

ماریا بولی۔

"نندنی میرا نام ہے مہاراج۔ اور آپ تو پجاری لگتے ہیں۔ آپ کسی مندر میں رہتے ہیں کیا؟"

کاہن اعظم نے کہا۔

"ہاں بیٹی! میں پجاری ہوں۔ میری نوکری بادشاہ کے مندر میں لگی ہے۔ مگر میں محل سے دور ایک پرانے مکان میں رہتا ہوں۔ کیونکہ بادشاہوں کے پاس رہنے سے ہماری عبادت میں فرق آتا ہے۔"

کاہن اعظم جھوٹ بولا تھا۔ ماریا مسکرائی۔

"ٹھیک ہے مہاراج! میں بھی آپ کے ساتھ اسی مکان میں رہوں گی۔ مگر میری پھوپھی کو پتہ نہ چلے۔ نہیں تو وہ مجھے نکال کر لے جائے گی۔"

کاہن اعظم نے کہا۔

"فکر مت کرو بیٹی نندنی! کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہو گی کہ تم ہمارے مکان میں رہتی ہو۔ آؤ بیٹی اب گھر چلتے ہیں۔"

کاہن اعظم نے اپنے اس خاص مقصد کے لیے محل سے دور ایک ویران مقام پہ پرانے کھنڈر میں ایک کوٹھڑی بنا رکھی تھی۔ وہ ماریا کو لے کر سیدھا وہاں آ گیا۔ کوٹھڑی میں کچھ مٹی کے برتن پڑے تھے۔ فرش پہ ٹاٹ بچھا تھا اور باہر چھوٹے سے آنگن میں چولہا بنا ہوا تھا۔ کاہن بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بیٹی! میں تو فقیروں کی طرح رہتا ہوں اور بھگوان کی پوجا کرتا ہوں۔ مگر تمہارے لیے میں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو اور پہننے کو اعلیٰ قسم کی پوشاک لاؤں گا۔ تم گھبراؤ مت۔"

ماریا دل میں ہنسنے لگی۔ اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر وہ بہت جلد یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کاہن اعظم نے ناگ کو کس جگہ قید میں ڈال رکھا ہے اور وہ اس سے کیا کام کرانا چاہتا ہے۔

ماریا نے سگھڑ لڑکیوں کی طرح فوری کوٹھڑی کی جھاڑ پونچھ شروع کر دی۔ وہ کاہن کو یہ اثر دینا چاہتی تھی کہ اسے وہاں آ کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کاہن بولا۔

"بیٹی نندنی! تم آرام کرو۔ میں تمہارے لیے بازار سے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔"

کاہن اعظم کوٹھڑی سے نکلا۔ اور وہ منہ ہی منہ میں کچھ خفیہ اشلوک پڑھ رہا تھا۔ اس نے کوٹھڑی کے سامنے آنگن کی دیوار کی چاروں طرف اشلوک پڑھ کر پھونک ماری اور خود محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ ماریا نے اسے پھونک مارتے

نہیں دیکھا تھا۔ کاہن کے جانے کے بعد وہ آنگن میں آئی اور پھر آنگن سے نکلنے لگی تو اسے ایک کرنٹ سا لگا اور زمین پر گر پڑی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مُردے کی موت

ماریا تو گھبرا گئی۔

کم بخت نے جاتے ہوئے مکان کے ارد گرد طلسم پھونک دیا تھا جس کی وجہ سے ماریا وہاں سے باہر نکل سکتی تھی۔ وہ اٹھی اور کوٹھڑی میں جاکر چٹائی پر بیٹھ کر سوچنے لگی کہ یہ کاہن اسے کہاں لے کر جائے گا؟

تھوڑی دیر بعد کاہن اعظم اپنے چیلے شترو کے ساتھ آ گیا۔ وہ اپنے ساتھ ماریا کے لیے کھانے کے لیے مٹھائی اور پہننے کے لیے ریشمی ساڑھی لایا تھا۔ ماریا اُن کو دُور ہی سے دیکھ کر کام میں لگ گئی تھی۔ کاہن نے ماریا سے کہا۔

"یہ لو نندنی بیٹی! دیکھو میں تمہارے لیے مٹھائی اور یہ کتنی خوب صورت ساڑھی لایا ہوں۔"

ماریا نے ساڑھی دیکھی تو خوش ہو کر کہا۔

"مہاراج! آپ سچ مچ میرے پتا ہیں۔"

کاہن نے ماریا کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بولا۔

"تم کو بیٹی کہا ہے۔ تو اب ساری زندگی تم ہماری بیٹی بن کر ہی رہو گی۔ یہ دیکھو، یہ میرا چیلا شترو ہے۔ یہ تمہارا بھائی ہے۔ اِسے پرنام کرو۔"

ماریا نے شترو کو پرنام کیا۔ شترو نے کہا۔

"جیتی رہو بہن۔"

ماریا کو کاہن نے اپنے سامنے بٹھا کر مٹھائی کھلائی اور چلنے لگا تو بولا۔

"یہ ساڑھی تم پہن لینا بیٹی۔ میں شام کو آؤں گا۔ اور ہاں، تم گھر سے باہر مت نکلنا۔ بات یہ ہے کہ یہ جگہ بھاری ہے۔ کہتے ہیں یہاں کوئی آسیب رہتا ہے۔ جو نیلی آنکھوں والی لڑکی کے لیے خطرناک ہے۔"

ماریا خوب جانتی تھی کہ یہ آسیب وہ خود ہے لیکن اس نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"مہاراج آپ فکر نہ کریں میں گھر میں ہی رہوں گی۔"

کاہن اعظم اپنے چیلے کے ساتھ چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جب کھنڈر والا ویران مکان دُور رہ گیا تو شسترو نے پوچھا۔

"مہاراج! منتر پھونک کر دائرہ بنا دیا تھا نا؟ کہیں یہ سونے کی چڑیا اُڑ نہ جائے!"

کاہن بولا۔

"میں احمق نہیں ہوں کہ ایسی قیمتی چیز کو ہاتھ سے گنوا دوں۔ میں نے ایسا منتر پڑھ کر مکان کے چاروں طرف پھونکا ہے کہ ننھی ایک قدم بھی باہر نہیں نکال سکے گی۔ آؤ اب ہم سانپ کے پاس چلتے ہیں۔ ہمیں وہاں اس نیلی آنکھوں والی لڑکی پر جادو کرنے کی تیاریاں ابھی سے شروع کر دینی چاہیئے"

کاہن اور شسترو چیلے نے محل کے اصطبل سے گھوڑے نکالے۔ ان پر سوار ہوئے اور شہر سے نکل کر سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ روانہ ہو گئے۔

ماریا جب اکیلی رہ گئی تو اس کو خیال آیا کہ اگر وہ جسمانی حالت میں طلسمی حصار سے نہیں نکل سکتی تو ہو سکتا ہے غیبی حالت میں وہاں سے نکل سکے چنانچہ اس نے سانس لے کر چھوڑا اور غائب ہو گئی۔ غائب ہوتے ہی

وہ مکان کے آنگن والی دیوار کی طرف بڑھی۔ جب وہ آنگن کے چھوٹے سے گیٹ میں سے نکلنے لگی تو اسے پھر وہی بجلی کے کرنٹ کا دھچکا لگا اور وہ تڑپ کر پیچھے کو گر پڑی۔

"کم بخت نے بڑا زبردست جادو کر رکھا ہے"

ماریا نے سوچا۔ وہ ہوا میں اوپر اُڑنے کے لیے زمین پر سے اچھلی اور فضا میں دس فٹ بلند ہو گئی۔ جونہی اس نے اس سے زیادہ اوپر اُٹھنے کی کوشش کی تو اسے اوپر سے زبردست کرنٹ لگا اور وہ نیچے گر پڑی۔ اب تو ماریا کو فکر لگ گیا کہ یہ کاہن تو کوئی زبردست جادوگر ہے۔ کہیں اسے کسی مشکل میں نہ پھنسا دے۔ اور ناگ کو نکالتے نکالتے وہ خود نہ پھنس جائے۔ مگر وہ ان باتوں سے ڈرنے والی نہیں تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ رات کو کاہن آیا تو وہ اس کے ساتھ ہی کسی بہانے باہر نکل کر غائب ہو جائے گی اور پھر غائب ہو کر اس کاہن کا پیچھا کرے گی۔

دوسری طرف کاہن اعظم اپنے چیلے کے ساتھ گھوڑا دوڑاتے ساحل کے ساتھ ساتھ چلا جا رہا تھا۔ شہر سے کافی دور نکلنے کے بعد سمندر کے کنارے چٹانوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہ پتھر کے کنگروں کی بنی ہوئی چٹانیں تھیں جن میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جگہ جگہ گہرے سوراخ تھے۔

انہوں نے ایک چٹان کے پاس گھوڑوں کو باندھا۔ اور پیدل ہی چٹانوں میں چلنے لگے۔ ایک جگہ وہ ایک کھوہ میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک تنگ دروازے والی سرنگ تھی۔ اندر جا کر سرنگ میں ایک گول کھلی جگہ آگئی۔ یہاں دیوار میں ایک اور سوراخ بنا تھا۔ وہ سوراخ میں سے گزر کر ایک تہہ خانے میں آگئے۔ یہاں اندھیرا گھپ تھا۔ کاہن نے دیا جلا دیا۔

روشنی میں وہاں دو مُردوں کی لاشیں نظر آئیں۔ ان میں سے ایک لاش آدمی کی اور دوسری لاش عورت کی تھی۔ دونوں لاشیں زرد چادروں سے ڈھکی ہوئی فرش پر پڑی تھیں۔ صرف ان کے چہرے کھلے تھے۔ کاہن کا چیلا ایک طرف جو کر لاشوں کے پاس بیٹھ گیا۔ کاہن اعظم نے کونے میں ایک پتھر کو اٹھایا۔ نیچے گڑھا تھا جس میں ایک مٹکا پڑا تھا۔ اس نے مٹکا باہر نکال لیا۔

پھر کچھ منتر پڑھ کر زمین پر گول دائرہ بنایا اور مٹکے کا منہ کھول دیا۔ مٹکے میں ناگ تھا جو سرخ سانپ کی شکل میں تھا۔ سرخ سانپ مٹکے میں سے باہر نکل کر زمین پر آ کر رینگنے لگا۔ جونہی اس نے رینگتے ہوئے دائرے میں

میں سے باہر نکلنے کی کوشش کی اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔

ناگ سمجھ گیا کہ اس کے گرد طلسمی دائرہ بنا ہوا ہے۔ وہ بڑا پریشان تھا کہ کچھوے کے پیٹ سے نکلا تو ایک کاہن کی قید میں آگیا تھا۔ اسے ابھی کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ جادوگر کاہن اس سے کیا کام لینا چاہتا ہے۔ ناگ نے پہلی بار غار کے اندر دو لاشوں کو دیکھا۔ وہ مجبور ہو کر خاموشی سے کنڈلی مار دائرے کے اندر مٹکے کے پاس بیٹھ گیا۔

کاہن نے اپنے چیلے سے کہا۔

"ان لاشوں پر میں نے اپنا عمل پورا کر لیا ہے سانپ کے گرد بھی دائرہ کھینچ دیا ہے۔ اب ہمیں آخری عمل کرنا ہے اور اس کے لیے آج ہی رات کو نیلی آنکھوں والی نندی کو یہاں لانا ہوگا۔"

چیلا شترو بولا۔

"مہاراج! کہیں وہ لڑکی ڈر کر بھاگ نہ جائے۔ ہم اسے بے ہوش کر کے نہ لے آئیں؟"

کاہن نے کہا۔

"یہی مشکل ہے۔ نیلی آنکھوں والی لڑکی کو ہوش کی حالت میں یہاں لا کر عمل کرنا ہوگا۔ مگر تم فکر نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرو۔ ہم اس کی راستے میں نگرانی کریں گے اور یہاں آکر وہ میرے طلسم کے دائرے میں قید ہو جائے گی۔ چلو اب شام ہو رہی ہے۔ ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیئے"

دونوں چٹانوں سے نکل کر شہر کی طرف چل دیئے۔

شاہی مندر میں آکر کاہن اعظم نے کچھ سیندور اور عود تھیلے میں رکھا۔ اور رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جب ہر طرف اندھیرا ہو گیا تو اس نے چیلے شترو کو ساتھ لیا اور ماریا کے پاس پرانے مکان میں آگیا۔ ماریا پریشان بیٹھی تھی کیونکہ وہ مکان سے باہر نہیں جا سکتی تھی۔ کاہن اعظم اور چیلے کو دیکھ کر وہ بولی۔

"مہاراج آپ نے بڑی دیر کر دی۔ میں تو اکیلی گھبرا گئی تھی"

کاہن نے اس کے سر پر پیار کیا اور بولا۔

"بیٹی! تمہیں ہمارے ساتھ سمندر کے کنارے ایک جگہ چلنا ہے۔ وہاں ایک مقدس مندر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی میرے ساتھ چل کر وہاں دیوتا کی پوجا کرو۔ اس سے تم پر بھگوان کی بڑی کرپا ہو جائے گی"

ماریا سمجھ گئی کہ یہ اسے ناگ کے پاس لے جا رہے ہیں۔ یہی وہ چاہتی تھی۔ چنانچہ وہ جلدی سے تیار ہو گئی۔

"مہاراج! میں تو آپ کے حکم کی باندی ہوں۔ آپ میرے باپ کے برابر ہیں۔ جہاں کہیں گے خوشی سے آپ کے ساتھ جاؤں گی"

کاہن بڑا خوش ہوا۔ اس نے ماریا کو گھوڑے پر بٹھایا۔ دوسرے گھوڑے پر کاہن اور اس کا چیلا بیٹھ گئے اور اپنی منزل کی طرف گھوڑے دوڑا دیئے۔ کاہن اپنے گھوڑے کو ماریا کے گھوڑے کے ساتھ ساتھ رکھے ہوئے تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ ماریا کو بھاگنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو خود ناگ کے پاس جانا چاہتی تھی۔

لیکن ماریا کو بھی یہ علم نہیں تھا کہ اس کے ساتھ سمندری چٹان کے غار میں جا کر کیا بھیانک سلوک ہونے والا ہے۔

آدھی رات ہو چکی تھی کہ کاہن اعظم ماریا کو لے کر سمندری چٹان کے غار میں داخل ہوا۔ ماریا نے پوچھا۔

"مہاراج! یہ تو کوئی بڑا پراسرار مندر لگتا ہے"

ماریا کو ناگ کی تیز خوشبو آنے لگی تھی۔ وہ بڑی خوش ہوئی کہ ناگ اندر موجود ہے۔ وہ تہہ خانے میں آئی تو دیکھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ ایک دائرے کے اندر ناگ سرخ سانپ کی صورت میں بیٹھا ہے۔ ناگ نے بھی ماریا کو دیکھا تو خوشی کے ساتھ ساتھ اسے کچھ حیرانی بھی ہوئی۔ کیونکہ ماریا غیبی حالت میں نہیں تھی۔ بلکہ جسمانی حالت میں تھی۔ کہیں اس پر بھی تو ان لوگوں نے طلسم تو نہیں کر رکھا۔ اوپر سے ناگ نے ماریا کو کاہن سے بڑے اطمینان سے باتیں کرتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ ماریا اس بدخصلت کاہن کے طلسم کے اثر میں ہے۔

ماریا نے زمین پر پڑی آدمی اور عورت کی لاشوں کو دیکھا تو سوچنے لگی کہ یہاں کیا ہونے والا ہے۔ کاہن اعظم نے ماریا سے کہا۔

"بیٹی تندق! یہاں ہم اپنے دیوتا کی ایک خاص رسم ادا کرنے والے ہیں۔ دیوتا تم پر بہت مہربان ہے اور اس نے خاص طور پر تمہیں یہاں بلایا ہے"

ماریا نے کہا۔

"مہاراج! یہ میری خوش قسمتی ہے"

کاہن اعظم نے کہا۔

"بیٹی تندق تم ایسا کرو کہ ان دونوں لاشوں کے درمیان بیٹھ جاؤ۔ تاکہ ہم اپنی پوجا شروع کر دیں"

ناگ پریشانی کے ساتھ ماریا کو تک رہا تھا۔ ماریا اندر سے پوری طرح ہوشیار تھی۔ وہ دونوں لاشوں کے درمیان بیٹھ گئی۔ اتنے میں کاہن کا چیلا اٹھ کر ماریا کے پیچھے آگیا۔ ماریا کو کاہن نے باتوں میں لگا لیا تھا۔ چیلے ششترو نے پیچھے آتے ہی اپنی قمیض کے اندر سے چمکدار خنجر نکال لیا۔ ناگ کی زبان بند کر دی گئی تھی۔ ماریا نے اپنے پیچھے آہٹ سنی تو زمین پر ایک دم سے لیٹ گئی۔ اور لیٹنے کے ساتھ ہی اس نے سانس کھینچ لیا۔ چیلا خنجر ماریا کی گردن پر مارنے ہی والا تھا کہ وہ غائب ہو گئی۔

اسے غائب ہوتے دیکھ کر کاہن اعظم اپنی جگہ سے اچھل پڑا اور چیخ کر بولا۔

"میں نہ کہتا تھا کہ کوئی روح ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔ وہ یہی روح تھی۔ ششترو۔ پیچھے ہٹ جاؤ"

اور کاہن اعظم نے اونچی آواز میں طلسمی منتروں کا جاپ شروع کر دیا۔ اس نے چیلے کو دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ چیلا کوٹھڑی کے دروازے پر آگیا۔ کاہن نے فوراً وہاں لاشوں کے گرد ایک لکیر کھینچ دی۔ ماریا غائب ہونے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ کر لاشوں کے اوپر سے اچھل کر باہر آنے ہی لگی تھی کہ اسے ایک زور کا دھکا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگا۔ اور دوبارہ لاشوں کے درمیان آکر گر پڑی۔

کاہن نے بلند آواز میں کہا۔

"اے بدروح! تو اب میری قید میں ہے۔ تو اس تہہ خانے سے باہر نہیں نکل سکے گی۔ میں تمہیں ایک ہفتے کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر ایک ہفتے کے اندر اندر تم نے دوبارہ تندنی کی شکل اختیار کر کے میرے آگے ہتھیار ڈال دیئے تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ نہیں تو قیامت تک اسی تہہ خانے میں قید رہے گی۔"

ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھی رہی وہ کاہن اعظم کو یہ احساس دینا چاہتی تھی کہ میں وہاں نہیں ہوں اور نہ وہاں سے جا چکی ہوں۔ ناگ کو یہ دیکھ کر تسلی ہوئی کہ ماریا اس کاہن کے حملے سے محفوظ رہی۔ خدا جانے خنجر کے حملے سے جسمانی حالت میں ماریا پر کیا اثر ہوتا۔ وہ کنڈلی مارے چپ بیٹھا تھا۔ اس پر ایسا طلسم ہو گیا ہوا تھا کہ وہ کسی سے بات نہیں کر سکتا تھا۔

کاہن اعظم نے اپنے چیلے سے کہا۔

"دوستو! چلو ہم چلتے ہیں۔ میں نے بدروح کو ایک ہفتے کی مہلت دے دی ہے۔"

پھر اس نے اونچی آواز میں کہا۔

"اے تندنی کی بدروح! میں جا رہا ہوں۔ ایک ہفتے کے بعد آؤں گا۔ تم یہاں سے باہر نہیں جا سکو گی۔ ہفتے کے بعد اگر تم نیلی آنکھوں والی تندنی کی شکل میں مجھے ملیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔"

یہ کہہ کر کاہن اپنے چیلے کے ساتھ تہہ خانے سے نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد ماریا نے ناگ سے کہا۔

"ناگ! تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ کیا تم بول نہیں سکتے؟"

ناگ خاموشی سے ماریا کی طرف تکتا رہا۔ ماریا نے کہا۔

"کیا تم میری بات سن رہے ہو؟"

ناگ نے اپنی گردن اثبات میں ہلائی جس کا مطلب تھا کہ ہاں میں تمہاری بات سن رہا ہوں اور سمجھ رہا ہوں ماریا نے اسے تھیوسانگ اور عنبر کے بارے میں سب کچھ بتا دیا اور کہا کہ وہ بھی شہر میں پہنچنے والے ہیں۔ ناگ کو خوشی ہوئی مگر اس بات سے اس کا دل غمگین تھا کہ عنبر کے آنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ماریا بھی اب وہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قید ہو گئی ہے۔ اور وہ بھی تہہ خانے سے باہر نہیں نکل سکے گی۔

ماریا نے کہا۔

"ناگ بھیا! تم فکر مت کرو۔ میں تمہیں لے کر یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کروں گی۔"

لیکن ماریا نے جتنی دفعہ تہہ خانے کے دروازے میں سے نکلنے کی کوشش کی وہ ہر بار جھٹکے سے پیچھے گر پڑی۔ مایوس ہو کر وہ لاشوں کے پاس زمین پر بیٹھ گئی۔

جب ماریا کو گئے تین دن گزر گئے ——— تو مارجیا کو فکر لگا۔ وہ کہاں غائب ہو گئی؟ اس نے شہر میں جگہ جگہ ماریا کو تلاش کیا۔ مگر ناکام ہو کر بیٹھ رہی۔ اب اسے عنبر اور تھیوسانگ کا انتظار تھا۔ جن کے بارے میں ماریا نے بتایا تھا کہ وہ اس کے بھائی ہیں۔ تھیوسانگ کو تو مارجیا بڑی اچھی طرح جانتی تھی۔

چھوتھے روز تھیوسانگ اور عنبر بھی وہاں آ گئے۔ تھیوسانگ کو دوبارہ اپنے گھر میں دیکھ کر مارجیا اور اس کے ماں باپ بڑے خوش ہوئے۔ تھیوسانگ نے اُن سے عنبر کا تعارف کروایا اور کہا کہ وہ یہاں اپنے

ایک کھوئے ہوئے سانپ کی تلاش میں آئے ہیں جس کے منہ میں ان کا خاندانی مہرہ ہے۔ اور انہیں خبر ملی تھی کہ وہ اسی شہر میں کہیں ہے۔

مارجیا نے ایک طرف لے جا کر تھیوسانگ اور عنبر کو ساری کہانی سنائی۔ عنبر اور تھیوسانگ کو اب ماریا کے بارے میں بھی تشویش لگی۔ ناگ تو پہلے ہی ان سے جدا ہو چکا تھا۔ اب ماریا بھی چلی گئی تھی۔ تھیوسانگ اور عنبر کو جب یہ پتہ چلا کہ ماریا غیبی حالت میں نہیں بلکہ جسمانی حالت میں مارجیا سے ملی تھی تو انہوں نے بھی مارجیا کو یہ بتانے کی ضرورت محسوس نہ کی کہ اصل میں ماریا ایک غیبی عورت ہے۔

سب سے زیادہ پریشان کر دینے والی بات یہ تھی کہ عنبر اور تھیوسانگ کو ماریا اور ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ تھیوسانگ نے عنبر سے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے ناگ کے ساتھ ساتھ ماریا بھی کسی بڑے حادثے کا شکار ہو گئی ہے۔

ان دونوں میں سے کسی کی خوشبو یہاں اس شہر کی فضا میں موجود نہیں ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے عنبر اور تھیو سانگ کو اتنا ضرور بتایا کہ وہ گھر سے کسی مندر کی طرف گئی تھی۔ عنبر نے کہا۔

"تھیو سانگ! لگتا ہے ناگ کے بعد ماریا پر بھی کسی نے طلسم کیا ہے۔ ہمیں شہر کے مندروں میں ماریا اور ناگ کا کھوج لگانا چاہیئے۔"

تھیو سانگ نے عنبر کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ اور انہوں نے شہر کے مختلف علاقے بانٹ لیے اور ماریا کی تلاش شروع کر دی۔ عنبر شہر کے جنوب والے مندروں کی طرف اور تھیو سانگ شہر کے شمال والے مندروں کی طرف نکل گیا۔

ادھر ماریا طلسمی دائرے میں پھنسی ہوئی ناگ کے قریب دونوں زرد پوش لاشوں کے پاس بیٹھی تھی۔ نہ وہ تہہ خانے سے باہر نکل سکتی تھی نہ ایک خاص حد سے اوپر بلندی پر جا سکتی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ جائے تو کہاں جائے؟

ماریا کبھی کبھی ناگ سے باتیں کرنے لگ جاتی۔ وہ صرف بات کر سکتی تھی۔ ناگ اس کی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔ اب ایسا ہوا کہ تیسری رات جا رہی تھی کہ باہر آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھا گئیں۔

بادل گرجنے لگا۔ بجلی کڑکنے لگی اور بارش شروع ہو گئی۔ سمندر کی لہروں میں بھی تیز ہواؤں کی وجہ سے طوفان آ گیا۔ سمندر کی بڑی بڑی لہروں میں بھی تیز ہواؤں کی وجہ سے طوفان آ گیا۔ سمندر کی بڑی لہریں چٹان سے ٹکرا کر شور مچانے لگیں۔

ماریا دونوں لاشوں کے درمیان بیٹھی تھی کہ اچانک چٹان کے اوپر بجلی گری۔ بجلی کی تیز چمکیلی لہر چٹان میں سے گزر کر سیدھی زرد لاشوں میں سے ایک لاش پر آ کر گری۔ یہ عورت کی لاش تھی۔ بجلی کے گرتے ہی لاش میں حرکت پیدا ہوئی۔

ماریا اُٹھ کر ناگ کے دائرے کے قریب چلی گئی اور لاش کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگی۔ لاش اٹھ کر بیٹھ گئی۔ لاش ایک ایسی سانولی عورت کی تھی جس کے بال کھلے تھے۔ سفید آنکھیں مردوں کی آنکھوں کی طرح سامنے دیوار پر لگی تھیں۔ جسم پہ سیاہ ساڑھی تھی۔ زرد لباس ایک طرف ڈھلک گیا تھا۔

ماریا نے ناگ سے کہا۔

"ناگ! تم دیکھ رہے ہو۔ لاش زندہ ہو گئی ہے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ بھی عورت کی لاش کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

اتنے میں لاش نے اپنی گردن گھما کر ماریا کی طرف دیکھا۔ لاش کی آنکھیں سرد اور ٹھنڈی تھیں اگرچہ لاش میں جان پڑ گئی تھی مگر آنکھیں کسی مردہ لاش کی آنکھیں تھیں۔

لاش کے ٹھنڈے ہونٹ آہستہ سے ہلے ماریا کے کانوں میں لاش کی کمزور آواز آئی۔

"میرا نام وستی ہے۔ مجھے اس کاہن نے زہر دے کر ہلاک کیا تھا"

ماریا چپ تھی۔ وہ عورت کی لاش کا ڈراؤنا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ لاش پھر بولی۔

"میں جانتی ہوں تم کون ہو ماریا۔ ابھی جب میری روح میرے جسم سے باہر نکلی تو میری روح نے تمہارے شعور اور تمہارے خیالات کو پڑھ لیا تھا۔ روح جب تک کسی کے جسم میں ہوتی ہے۔ تو وہ دوسری روح کے خیالات نہیں پڑھ سکتی مگر جسم سے نکلنے کے بعد وہ ہر انسان کے خیالات پڑھ لیتی ہے"

ماریا کو کچھ حوصلہ ہوا۔ اس نے کہا۔

"وستی! تم زندہ کیسے ہو گئیں۔ تم تو کئی روز سے

مُردہ پڑی تھیں اور یہ آدمی کون ہے؟"

لاش نے کہا۔

"میں اسے نہیں جانتی۔ ہو سکتا ہے اسے بھی کاہن نے زہر دیا ہو"

ماریا نے کہا۔

"وستی! کیا تم مجھے اور میرے بھائی ناگ کو یہاں سے نکال سکتی ہو؟"

لاش بولی۔

"جب تک کاہن زندہ ہے تم پر کیا گیا طلسم ختم نہیں ہوگا۔ اس کے مرتے ہی تم دونوں پر سے طلسم کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اور تم یہاں سے باہر جا سکو گی"

ماریا نے کہا۔

"لیکن میں تو خود مجبور ہوں۔ کاہن کو کیسے ہلاک کر سکتی ہوں"

لاش نے کہا۔

"یہ کام میں کروں گی۔ میں کاہن سے اپنی موت کا انتقام لوں گی۔ اب میں چل پھر سکتی ہوں۔ تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں قاتل کاہن کی تلاش میں جا رہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں۔"

ماریا بولی۔

"تمہیں کیسے پتہ چلے گا کہ وہ کہاں ہے اور پھر لوگ تمہیں دیکھ لیں گے اور پکڑ لیں گے۔"

لاش نے جواب دیا۔

"پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ مجھے کاہن کی بو آ رہی ہے۔ اس کے جسم سے اُٹھتی ہوئی بُو مجھے اس کا پتہ بتا دے گی۔ دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ میں اگرچہ چل پھر سکتی ہوں لیکن میں ابھی تک لاش ہی ہوں اور مر چکی ہوں۔ آسمانی بجلی کا مجھ پر صبح تک اثر رہے گا۔ جب بادل چھٹ جائیں گے تو میں پھر مر جاؤں گی اس لیے مجھے صبح ہونے سے پہلے پہلے کاہن کا کام تمام کرنا ہوگا۔"

وسنتی کی لاش اُٹھ کر تہہ خانے کے دروازے تک گئی اور پلٹ کر بولی۔

"صبح کے وقت تم اُٹھ کر باہر نکلنا۔ اگر تمہیں طلسم کے دائرے کا جھٹکا نہ لگا تو سمجھ لینا کہ قاتل کاہن کا میں نے کام تمام کر دیا ہے اور اس کا طلسم ختم ہو چکا ہے۔"

یہ کہہ کر وسنتی کی لاش کڑکتی بجلی، گرجتے بادل اور گرتی بارش کی طوفانی رات میں چٹان کی سُرنگ سے باہر نکل آئی۔

عورت کی لاش بالکل سیدھی ہو کر تیز بارش میں شہر کی طرف چلنے لگی۔ بارش میں اس کے لمبے سیاہ بال بھیگ کر اس کے جسم کے ساتھ چپک گئے۔ دیکھنے میں لگتا تھا کہ وہ چل رہی ہے مگر اصل میں اس کے پاؤں زمین سے آدھا فٹ اوپر تھے اور وہ فضا میں تیر رہی تھی۔ اسے قاتل کاہن کی بُو آ رہی تھی۔

اس بُو کے پیچھے پیچھے وسنتی کی لاش سمندر کے ساحل سے نکل کر شہر میں داخل ہو گئی۔ شہر میں ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ وسنتی کی لاش دروازے کے پاس آ کر رُک گئی۔ اس نے ایک چیخ مار کر کہا۔

"دروازہ کھولو۔"

دوسری طرف سے دربان ڈیوڑھی میں سے آنکھیں ملتا ہوا اُٹھا اور اس نے دروازہ کھول کر کہا۔

"اس وقت کون ہو تم؟"

دروازہ کھلتے ہی دربان کی نگاہ لاش کی طرح سیدھی کھڑی عورت پر پڑی تو وہ کچھ ڈر سا گیا۔ مگر ہمت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر کے بولا۔

"کون ہو تم عورت؟"

وسنتی کی لاش نے مردہ آواز میں کہا۔

"میں اپنی لاش ہوں"

اور اس کے ساتھ ہی وسنتی کی لاش نے اپنا بازو اٹھا کر دربان کی گردن پر ٹھنڈا ہاتھ رکھ دیا۔ دربان بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

وسنتی کی لاش شہر میں داخل ہو گئی۔ زبردست بارش ہو رہی تھی۔ لاش بھیگتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔ اسے قاتل کاہن اعظم کی بُو برابر آ رہی تھی۔ کاہن اعظم اس وقت شاہی محل کے اپنے باہر والے مکان کی کوٹھڑی میں ریشمی کمبل اوڑھے گہری نیند سو رہا تھا۔

وسنتی کی لاش موسلا دھار بارش میں شہر کی اندھیری ویران گلیوں میں سے گزرتی قاتل کاہن اعظم کے مکان کے بند دروازے پر آ کر رُک گئی۔ اس نے دروازے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اسے اندر سے قاتل کاہن کی بڑی تیز بُو آ رہی تھی۔ لاش نے دروازے کو دھکا دیا۔ تو اندر سے اس کی کنڈی ٹوٹ گئی اور دروازہ چوپٹ کھل گیا۔ بجلی چمکی اور بادل کڑکے۔ بجلی کی چمک

میں لاش نے دیکھا کہ کاہن اس کا قاتل پلنگ پر خوفزدہ نظروں سے لاش کو تک رہا تھا۔

وہ جلدی سے اٹھا اور ترشول پکڑ کر لاش پر پھینکی۔ وسنتی کی لاش نے ترشول کو ہاتھ سے تھام لیا اور کھڑکھڑاتی آواز میں بولی۔

"میرے قاتل، تُو نے مجھے زہر دیا۔ میں اپنی موت کا انتقام لینے آ گئی ہوں"

کاہن اعظم نے زور زور سے منتر پڑھ کر لاش پر پھونکیں مارنی شروع کر دیں۔ عورت کی لاش کاہن کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔ کاہن کے منتروں کا لاش پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ کاہن گھبرا گیا۔ عورت کی لاش اس کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی۔ گھبراہٹ میں اس نے دوسری طرف چھلانگ لگا دی کہ کھلے دروازے میں سے باہر کو بھاگ جائے گا۔

لیکن لاش نے اس پر پوری طاقت سے ترشول کے تین تیزے قاتل کاہن کی کمر میں گھس کر دوسری طرف سے باہر نکل گئے۔ کاہن کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ وہیں ٹھنڈا ہو کر ڈھیر ہو گیا۔ قاتل خود بھی قتل ہو گیا تھا۔ سچ ہے اس دنیا میں جو کسی دوسرے کے لیے گڑھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھودتا ہے خود بھی اس میں گر پڑتا ہے۔ کسی کی ناحق جان لینا سب سے بڑا گناہ ہے۔

لاش کوٹھڑی سے باہر آ گئی۔

اس نے اپنی موت کا بدلہ لے لیا تھا۔ وہ واپس سمندر والی چٹان کی طرف چل پڑی لیکن اب اس کی رفتار بہت ہی ہلکی تھی۔ لاش کے قدم من من کے ہونے لگے تھے۔ بڑی مشکل سے وہ شہر سے باہر نکل کر جنگل میں آئی۔ مگر اسے راستے میں ہی رات گزر گئی اور بادل چھٹ گئے۔ دن کا اجالا نکلتے ہی لاش کی روح ایک بار پھر پرواز کر گئی۔

لاش بے جان ہو کر گر پڑی۔ یہ مُردے کی موت تھی۔ جونہی دن کی روشنی ہوئی۔ ماریا چٹان کے دروازے کی طرف بڑھی اسے کوئی جھٹکا نہ لگا۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"ناگ کاہن کا طلسم ختم ہو گیا۔ لاش نے اسے ہلاک کر دیا ہو گا۔"

اب ناگ کی زبان بھی اسے واپس مل گئی تھی۔

اس نے سانپ کی زبان میں کہا۔

"ماریا میری زبان واپس آ گئی ہے۔ میں بول سکتا ہوں۔"

ماریا اور ناگ خوشی خوشی چٹان کی سرنگ سے باہر نکل آئے۔ اب ماریا اور ناگ کو شہر کی طرف سے تھیوسانگ اور عنبر کی خوشبو بھی آنے لگی تھی۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھائی! تم بھی عنبر تھیوسانگ کی خوشبو محسوس کر رہے ہو؟"

"ہاں ماریا یہ خوشبو مجھے آ رہی ہے۔"

ماریا بولی۔

"یقیناً ان کو بھی ہماری خوشبو آ رہی ہو گی۔ مگر سب سے پہلے میں تم پر وہ منتر پڑھ کر تمہاری کھوئی ہوئی طاقت واپس دلاتی ہوں۔ جو مکار سہاگ نے ہمیں بتایا تھا۔"

ماریا نے خفیہ منتر پڑھ کر ناگ پر پھونکا اور ناگ سے کہا۔

"اب تم انسانی شکل اختیار کر سکتے ہو۔"

ناگ نے سانس کھینچ کر چھوڑا مگر وہ انسانی شکل میں نہ آ سکا۔ اس نے کہا۔

"ماریا! مکار سہاگ نے تم سے جھوٹ بولا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس منتر میں کوئی اثر نہیں ہے۔"

ماریا نے دو تین بار منتر پڑھ کر ناگ پر پھونکا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ماریا نے غصے میں کہا۔

"بہت کمینہ تھا وہ سہاک سپیرا۔ خیر کوئی بات نہیں چلو عنبر اور تھیوسانگ سے جا کر تو ملیں، باقی پھر سوچ لیں گے۔"

رات بھر کی بارش کے بعد ریت کے ذرے صبح کی چمکیلی دھوپ میں چمک رہے تھے۔ سمندر کی طرف سے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ماریا نے ناگ کو اپنی گردن میں ڈالا اور ہوا میں پرواز کرتی مارجیا کے مکان کے سامنے والے باغیچے میں آکر اتر گئی۔ یہاں اس نے چھپ کر زندہ لڑکی ماریا کی شکل اختیار کی اور مارجیا کے گھر میں داخل ہو گئی۔

اچانک سامنے تھیوسانگ اور عنبر کو دیکھا کہ وہ بھی ماریا کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عنبر نے بے اختیار کہا۔

"ماریا بہن!"

تھیوسانگ بھی ماریا سے بڑا خوش ہو کر ملا۔

ماریا نے سرخ سانپ عنبر کی طرف بڑھا کر۔

"یہ ہے ناگ بھیا! اس پر سے طلسم ابھی تک نہیں ٹوٹا اور مکار سہاک دھوکے باز تھا۔ اس نے جھوٹا منتر بتایا تھا۔"

تھیوسانگ کو بھی بڑا افسوس ہوا۔ عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ ایک مدت کے بعد آپس میں ملے تھے۔ وہ مکان کی کوٹھڑی میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ ناگ نے کہا۔

"وہ مکار سہاک بھی زندہ نہیں رہا۔ نہیں تو اس سے جا کر اصل خفیہ منتر کا پتہ چلایا جا سکتا تھا۔"

عنبر نے کہا۔

"خدا نے چاہا تو کوئی طریقہ نکل آئے گا۔ ہمیں خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اس کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ ہے۔"

ماریا انسانی جسم میں تھی۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"مارجیا کو یہ بات ہرگز نہ بتائی جائے کہ ہم اصل میں کون ہیں اور یہ کہ ماریا غائب بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے اور خواہ مخواہ کسی پر اپنا راز ظاہر کرنا اچھی بات نہیں ہوتی۔"

اتنے میں مارجیا ان کے لیے کھانا لے کر آ گئی۔ ڈکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کھانے کا طشت اُٹھا رکھا تھا۔ مارجیا کی خاطر وہ لوگ کھانے پر بیٹھ گئے۔ مارجیا سرخ سانپ یعنی ناگ کو دیکھ کر بولی۔

"اچھا ہوا کہ تمہیں اپنا سانپ مل گیا۔ کیا اس کے منہ سے تمہارا خاندانی مہرہ بھی مل گیا ہے ماریا؟"

ماریا نے کہا۔

"نہیں مارجیا بہن۔ وہ کسی نے نکال لیا تھا۔ مگر کوئی بات نہیں۔ یہ سانپ بھی ہمارا پرانا ساتھی ہے۔ یہ ہمارے پاس ہی رہے گا۔ ایک برس کے بعد دوسرا مہرہ خود بخود اس کے منہ میں پیدا ہو جائے گا"

اور وہ سب کھانا کھانے میں لگ گئے۔

شاہی کاہن کے مرنے کا اس کے چیلے شنترو کو بڑا صدمہ ہوا۔ کاہن مر گیا تھا۔ چٹان میں سے ماریا، سرخ سانپ اور عورت کی لاش غائب تھی۔ شنترو سمجھ گیا کہ یہ نندنی کی کارستانی ہے۔ جو ایک دم سے غائب ہو گئی تھی۔ اس نے نندنی کی شہر میں تلاش شروع کر دی۔ شنترو بھی کالا جادو جانتا تھا۔ اس نے فقیر کا بھیس بدلا۔ اور گلی گلی لوگوں کے دروازے پر جا کر بھیک مانگنی

شروع کر دی۔ وہ بھیک لینے کے بہانے لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر دیکھتا کہ کہیں وہاں پر نیلی آنکھوں والی نندنی یعنی ماریا تو نہیں ہے۔

دوسری جانب ماریا، عنبر، ناگ اور تھیوسانگ یہ پروگرام بنا رہے تھے کہ وہاں سے کدھر کو چلا جائے کہ ناگ کے طلسم کا اثر ختم کیا جائے۔ آخر انہوں نے یہی پروگرام بنایا کہ ناگ کو لے کر موہنجو داڑو شہر سے جنگل میں دادا سانپ کے پاس چلا جائے۔ شاید دادا سانپ ناگ کا کوئی علاج کر سکے۔

ایک دن ایسا ہوا کہ عنبر اور تھیوسانگ قافلے کے چلنے کا وقت معلوم کرنے کارواں سرائے کی طرف گئے ہوئے تھے اور گھر میں صرف مارجیا اور ماریا ہی تھی کہ کاہن کا چیلا شنترو فقیروں کا بھیس بنائے، لمبے لمبے بال چھوڑے گلی میں داخل ہوا۔ اور مارجیا کے مکان میں داخل ہو گیا۔ اس نے آواز لگائی۔

"بھگوان کے جوگی کو دکھشا دو۔"

مارجیا اس وقت کھانا بنا رہی تھی۔ اس نے ایک سکہ ماریا کو دیا اور کہا۔

"ماریا بہن! جا کر جوگی کو دکھشا دے آؤ۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنسکرت میں دکشنا کے معنی ہیں خیرات۔ ماریا سکہ لے کر دروازے پر آئی تو شترو نے اسے فوراً پہچان لیا مگر اس کا حلیہ ایسا تھا کہ ماریا اسے نہ پہچان سکی۔ شترو نے سکہ لے کر کہا۔

"بھگوان تیرا بھلا کرے گا بیٹی"

اور مکان سے باہر نکل آیا۔

اپنی کوٹھڑی میں آتے ہی اس نے فقیروں کا لباس اتار پھینکا۔ کالے جادو کی پرانی پھٹی ہوئی کتاب نکال کر اس میں زبردست طاقت والا منتر پڑھ کر یاد کیا اور سیدھا شہر سے باہر جا کر سمندر میں اُتر گیا۔ وہ کمر تک سمندر کے پانی میں کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے خفیہ منتر کا جاپ شروع کر دیا۔ وہ دوپہر سے لے کر شام تک اور پھر شام سے لے کر رات تک کالے منتر کا جاپ کرتا رہا۔ جب آدھی رات ہو گئی اور جتنی بار منتر پڑھنا تھا پڑھا جا چکا تو اچانک اندھیرے میں سمندر میں سے ایک بوڑھی عورت نکلی کہ جس کے کاندھے کے ساتھ ایک لمبا تھیلا لٹک رہا تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کا سر ہل رہا تھا۔ مگر آنکھیں بلی کی سبز آنکھوں کی طرح رات کے اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔

اس نے کرخت آواز میں کہا۔

"میں تمہارے عمل کی غلام ہوں۔ بولو۔ تم کیا چاہتے ہو؟"

شترو نے کہا۔

"میں اپنے خیال کو تمہارے ذہن میں ڈال کر تمہیں اس لڑکی کی شکل دکھاتا ہوں جس کو تمہیں بے ہوش کر کے میرے پاس لانا ہے۔"

شترو نے آنکھیں بند کر لیں اور سیاہ فام عورت کے ذہن میں ماریا کا نقش بٹھایا اور ساتھ ہی مارجیا کے مکان کی شکل بھی دکھا دی۔ اور پھر آنکھیں کھول کر بولا۔

"اس لڑکی کو بے ہوش کر کے میرے پاس لے آؤ۔ بس مجھے تم سے یہی کام لینا تھا۔"

سیاہ فام عورت نے کہا۔

"ابھی اس لڑکی کو لے کر آتی ہوں"

اتنا کہہ کر عورت غائب ہو گئی۔

ادھر رات کے وقت ماریا اپنی سہیلی مارجیا کے کمرے میں پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی۔ تھیوسانگ عنبر اور ناگ دوسرے کمرے میں تھے۔ ناگ کو عنبر نے پہلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جیب میں ڈال رکھا تھا۔ ماریا کو نیند نہیں آ رہی تھی مگر وہ محض مارجیا کی وجہ سے کہ اسے اس کی خفیہ طاقت کا پتہ نہ چل جائے آنکھیں بند کیے پلنگ پر آنکھیں بند کیے پڑی تھی۔

اتنے میں بند کھڑکی میں سے سیاہ فام بوڑھی عورت کمرے میں داخل ہو گئی۔ وہ ماریا کے پلنگ کے پاس آ گئی۔ اس نے ماریا کو جھک کر دیکھا۔ ماریا کو بالکل احساس نہ ہوا کہ اس کے پاس کوئی عورت کھڑی ہے۔ سیاہ فام بوڑھی عورت نے ماریا کی گردن پر اپنی ٹھنڈی انگلی رکھ دی۔ ماریا کے جسم میں جیسے سرد لہر دوڑ گئی اور اس کا جسم شل ہو کر بے حس ہو گیا۔

سیاہ فام بوڑھی عورت نے ماریا کو اٹھا کر اپنے تھیلے میں ڈالا اور کھڑکی کے راستے نکل کر اندھیری رات میں غائب ہو گئی۔

O

اس کے بعد کیا ہوا؟

یہ آپ عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط نمبر ۱۱۹ قبر کا ہاتھ میں پڑھیے گا؟"

میرے نام

ڈیئر انکل اے حمید صاحب

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے کیونکہ آپ کے لاکھوں پرستاروں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ میں آپ کی محفل میں پہلی دفعہ شرکت کر رہی ہوں۔ "ماریا دوزخ میں" اور "خلائی کرہ" کتابیں بہت اچھی ہیں۔ میرے گھر والے بھی یہ کتابیں سنتے ہیں۔ اور مجھے بھی ان تاریخی کہانیوں سے دلچسپی ہے۔ انکل میں اس کتاب کی دیوانی ہوں۔ اور میرا دل چاہتا ہے کہ یہ کہانیاں ختم ہی نہ ہوں۔ انکل کتابیں جلد ہی بھیج دیا کریں۔ بہت انتظار رہتا ہے۔ اچھا اب اجازت دیں۔ خدا حافظ

فقط والسلام

آپ کی پرستار طیبہ حیات معرفت منشی حیات حسین چوک چبوترہ۔ دوہڑی۔

پیارے انکل اے حمید صاحب

السلام علیکم! میں آپ کی کہانیاں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ میرے بہن بھائی بھی آپ کی کہانیاں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ کیا یہ سچ ہے کہ عنبر، ناگ، ماریا سچی شخصیت ہیں اور تاریخ میں سفر کر رہے ہیں۔ آپ برائے مہربانی مجھے یہ بتا دیں کہ یہ سچ ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ جھوٹ۔ آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ کو ناگ، اور ماریا ملے ہیں۔ کیا یہ سچی بات ہے کہ ناگ اور ماریا آپ کو ملے ہیں، کیا یہ سچی بات ہے۔ کہ ناگ اور ماریا آپ کو ملے ہیں۔ برائے مہربانی اس خط کا جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

فقط آپ کی کہانیاں پڑھنے والا شوقین۔

رفاقت حسین جماعت ہفتم بی معرفت صوبیدار محمد اسلم محلہ شعیب زئی۔
نواں شہر تحصیل ایبٹ آباد۔

پیارے انکل اے حمید صاحب

آداب! اس ماہ خلاف توقع ۳ ناول دیکھے تو بہت خوشی ہوئی۔ تینوں ناول بہت ہی شاندار تھے۔ پچھلے چند ماہ سے آپ کے ناولوں میں یہ بات دیکھنے میں آرہی ہے کہ آپ نے نصیحت کچھ زیادہ کرنے لگ پڑے ہیں۔ جو کہ بہت ہی اچھی بات ہے کیونکہ اگر بچوں کو ان کی ہی زبان میں نصیحت کی جائے تو وہ اس پر جلد عمل پیرا ہوتے ہیں آپ جلد از جلد ناگ عنبر ماریا اور کیٹی کے خلائی سلسلہ کا خاص نمبر شائع کر دیں۔ آپ سے ایک گزارش ہے کہ جس طرح آپ زراتش مشن کی کتابوں کے آخر میں چند سوال شائع کرتے تھے اسی طرح کے سوال ناگ، عنبر اور ماریا وغیرہ کی کتابوں میں بھی شائع کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

اظہر حسین فرکی معرفت سردار علی
مکان نمبر ۱۱/۶۶۲ گلی نمبر ۵ محلہ موہن پورہ راولپنڈی۔

ننھے منے ساتھیو!

آپ کے آرڈر ملے مگر ہم تعمیل نہ کر سکے۔ وجہ صرف یہ ہے کہ حکومت نے ڈاک خرچ میں دگنے سے بھی زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔

جب آپ ایک کتاب کا آرڈر دیتے ہیں تو اس پر ڈاک خرچ ۴/- روپے آتا ہے۔ اب آپ دیکھیں ۷.۵۰/- روپے کی کتاب اور اس پر ڈاک خرچ ۴/- روپے اگر آپ کو آدھا ڈاک خرچ بھی لگائیں تو وی پی ۹.۵۰/- روپے کی ہوتی ہے۔ اب جب وی پی آپ وصول کریں گے تو آپ کو ۹.۵۰/- روپے کے علاوہ ۲/- روپے منی آرڈر فیس دینا ہوگی۔ اس طرح ۷.۵۰/- روپے کی کتاب آپ کو ۱۱.۵۰/- روپے میں پڑے گی۔ وہ بھی اس صورت میں آدھا ڈاک خرچ ادارہ ادا کرے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ ہم آپ کی خواہش کی تکمیل کیسے کریں۔

سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ آپ سے معذرت کریں۔ اب تو ان ہی بچوں کے آرڈر کی تعمیل ہوگی۔ جس کا مجموعی وی پی ۳۰/- روپے تک ہو۔ اس سے کم تعمیل ممکن نہیں۔

اب آپ کتاب اپنے شہر کے قریبی بک سٹال سے ہی طلب کریں

سرکولیشن مینجر

نیا مکتبہ اقراء

۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مصنف: اے۔ حمید

۶۔ ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

ایک پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

۱: لاش سے ملاقات	-/۵
۲: جہاز ڈوب گیا	-/۵
۳: سمندر کی چڑیل	-/۵
۴: پراسرار غار کی مورتی	-/۵
۵: ناگ لندن میں	-/۵
۶: تابوت میں سانپ	-/۵
۷: موت کا دریا	-/۵
۸: سانپ کا انتقام	-/۵
۹: سانپ کی آواز	-/۵
۱۰: ناگ کا قتل	-/۵
۱۱: شاہ بلوط کا خزانہ	-/۵
۱۲: پتھر کا مقبرہ	-/۵
۱۳: طوفانی سمندر کا بھوت	-/۵
۱۴: خوآنا سوس کا جزیرہ	-/۵
۱۵: سیاہ پوش سایہ	-/۵
۱۶: انسانی بلی	-/۵
۱۷: سانپوں کا جنگل	-/۵
۱۸: ماریا اور بن مانس	-/۵
۱۹: قبر نما انسان	-/۵
۲۰: عشقی دیوی کا انتقام	-/۵
۲۱: ناگ اور جادو کی ترشول	-/۵
۲۲: ناگ عنبر مقابلہ	-/۵
۲۳: لاش کی چیخ	-/۵
۲۴: آسیب کی رات	-/۵
۲۵: ۹۹ سیڑھیوں کا راز (سلور جوبلی نمبر)	-/۱۵
۲۶: عنبر پھانسی کی کوٹھڑی میں	-/۵
۲۷: ماریا اور جادوگر سانپ	-/۵
۲۸: نقلی ناگ کی سازش	-/۵
۲۹: بابل کی بد روحیں	-/۴
۳۰: قبر کی دلہن	۷/۵۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا کمپنی
اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرأ
۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

PDFBOOKSFREE.PK